Postal Reg. No. L/P/ GDP-1, DEC 2009

بِسمِ اللّٰهِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم   نَحمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیمِ   وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیحِ الْمَوْعُوْد

وَلَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

جلد
58

ایڈیٹر
منیر احمد خادم

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
محمد ابراہیم سرور

ہفت روزہ
بدر
قادیان
The Weekly
BADR Qadian

شمارہ
37

شرح چندہ
سالانہ 350 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
35 پاؤنڈ یا 60 ڈالر امریکن
65 کینیڈین ڈالر
یا 40 یورو

19 رمضان 1429 ہجری، 10 تبوک 1388 ہش، 10 ستمبر 2009ء

اخبار احمدیہ

قادیان دارالامان: سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر وعافیت ہیں۔ الحمدللہ۔ احباب کرام حضور انور کی صحت وتندرستی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کے لئے دُعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید ونصرت فرمائے۔ آمین

اللھم اید امامنا بروح القدس وبارک لنا فی عمرہ وامرہ۔

لیلۃ القدر کی عبادت پچھلے تمام گناہوں کا کفارہ ہو جاتی ہے

ارشاد باری تعالیٰ

اِنَّا اَنْزَلْنٰهُ فِیْ لَیْلَةِ الْقَدْرِ۔ وَمَآ اَدْرٰکَ مَا لَیْلَةُ الْقَدْرِ۔ لَیْلَةُ الْقَدْرِ خَیْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ۔ تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِکَةُ وَالرُّوْحُ فِیْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ مِنْ کُلِّ اَمْرٍ۔ سَلٰمٌ هِیَ حَتّٰی مَطْلَعِ الْفَجْرِ۔ (سورۃ القدر)

ترجمہ: یقیناً ہم نے اسے قدر کی رات میں اُتارا ہے اور تجھے کیا سمجھائے کہ قدر کی رات کیا ہے، قدر کی رات ہزار مہینوں سے بہتر ہے، بکثرت نازل ہوتے ہیں اس میں فرشتے اور روح القدس اپنے رب کے حکم سے، ہر معاملہ میں۔ سلام ہے۔ یہ (سلسلہ) فجر تک جاری رہتا ہے۔

☆وَاِذَا سَاَلَکَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ فَلْیَسْتَجِیْبُوْالِیْ وَلْیُؤْمِنُوابِیْ لَعَلَّهُمْ یَرْشُدُوْنَ۔ (سورۃ البقرہ:۱۸۷)

ترجمہ: اور جب میرے بندے تجھ سے میرے متعلق سوال کریں تو یقیناً میں قریب ہوں، میں دُعا کرنے والے کی دُعا کا جواب دیتا ہوں۔ جب وہ مجھے پکارتا ہے۔ پس چاہئے کہ وہ میری بات پر لبیک کہیں اور مجھ پر ایمان لائیں تاکہ وہ ہدایت پائیں۔

احادیث نبوی ﷺ

☆......حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا رمضان کا مہینہ شروع ہو گیا ہے جو ایک بابرکت مہینہ ہے خدا تعالیٰ نے اس کے روزے تم پر فرض کئے ہیں اس میں جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور شیطان جکڑ دئے جاتے ہیں۔ اس میں ایک رات ہے جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے جو اس کے خیر سے محروم کیا گیا، وہ محروم کیا گیا۔
(مسند احمد بن حنبل جلد ۲ صفحہ ۴۲۵)

☆......حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا جو رمضان المبارک میں لیلۃ القدر کی رات ایمان کی حالت میں ثواب کی نیت سے نفس کے محاسبہ کی خاطر عبادت کرے تو اس کے تمام پچھلے گناہ بخش دئے جاتے ہیں۔ (صحیح بخاری کتاب الصوم)

☆......حضرت عائشہؓ روایت کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کی کہ یا رسول اللہ ﷺ اگر مجھے علم ہو جائے کہ کون سی رات لیلۃ القدر ہے تو میں اس میں کیا دُعا کروں فرمایا تم یہ دعا کرو کہ ''اَللّٰهُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ'' (ابن ماجہ کتاب الدعا باب الدعا بالعفو)

☆......حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ تم میں سے جس کیلئے باب الدعا کھولا گیا تو گویا اس کیلئے رحمت کے دروازے کھول دئے گئے اور اللہ تعالیٰ سے جو چیزیں مانگی جاتی ہیں ان میں سے سب سے زیادہ عافیت طلب کرنا محبوب ہے اور رسول اللہؐ نے فرمایا ہے کہ دُعا اس ابتلا کے مقابلہ پر جو آ چکا ہے اور اس کے مقابلہ پر بھی جو ابھی نہ آیا ہو، نفع دیتی ہے۔ اے اللہ کے بندو! تم پر لازم ہے کہ تم دُعا کرنے کو اختیار کرو۔ (ترمذی کتاب الدعوات)

فرمان سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام

''سورۃ القدر میں اس طرف اشارہ فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس امت کے لوگوں سے وعدہ فرمایا تھا کہ وہ انہیں کبھی ضائع نہیں کرے گا بلکہ جب وہ گمراہ ہو جائیں گے تو ان پر لیلۃ القدر کا زمانہ آئے گا اور روح زمین پر نازل ہو گا یعنی اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے جس پر چاہے گا اسے اتارے گا اور اسے مجدّد بنا کر مبعوث فرمائے گا اور روح کے ساتھ ملائکہ بھی نازل ہوں گے جو لوگوں کے دلوں کو حق اور ہدایت کی طرف کھینچ کر لائیں گے اور یہ سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا......'' (تفسیر حضرت مسیح موعود علیہ السلام ۶۷۰۔۶۷۱)

''حصول فضل کا اقرب طریق دعا ہے اور دعا کے کامل لوازمات یہ ہیں کہ ان میں رِقّت ہو، اضطراب ہو اور گدازش ہو۔ جو دعا عاجزی، اضطراب اور شکستہ دلی سے بھری ہوئی ہو، وہ خدا تعالیٰ کے فضل کے بغیر حاصل نہیں ہو سکتی۔ اور پھر اس کا علاج یہی ہے کہ دعا کرتا رہے خواہ کیسی بھی بے دلی اور بے ذوقی ہو لیکن یہ سیر نہ ہو۔ تکلّف اور تصنّع سے بھی کرتا رہے۔ اصلی اور حقیقی دعا کے واسطے بھی دُعا ہی کی ضرورت ہے بہت سے لوگ دعا کرتے ہیں اور ان کا دل سیر ہو جاتا ہے اور وہ کہہ اٹھتے ہیں کہ کچھ نہیں بنتا۔ مگر ہماری نصیحت یہ ہے کہ اس خاک بیزی میں ہی برکت ہے کیونکہ آخر گوہر مقصود اس سے نکل آتا ہے اور ایک دن آ جاتا ہے کہ جب اس کا وہ دل زبان کے ساتھ متفق ہو جاتا ہے اور پھر خود ہی وہ عاجزی اور رقت جو دُعا کے لوازمات ہیں پیدا ہو جاتے ہیں۔ جو رات کو اٹھتا ہے خواہ کتنی ہی عدم حضوری اور بے صبری ہو لیکن اگر وہ اس حالت میں بھی دُعا کرتا ہے کہ الٰہی دل تیرے ہی قبضہ اور تصرّف میں ہے، تُو اس کو صاف کر دے اور عین قبض کی حالت میں اللہ تعالیٰ سے بسط چاہے تو اس قبض میں بسط نکل آئے گی اور رقت پیدا ہو جائے گی۔ یہی وہ وقت ہوتا ہے جو قبولیت کی گھڑی کہلاتا ہے وہ دیکھے گا کہ اس وقت روح آستانہ الوہیت پر بہتی ہے گویا ایک قطرہ ہے جو اوپر سے نیچے کی طرف گرتا ہے''
(الحکم جلد ۷ نمبر ۳۱ مورخہ ۲۴ اگست ۱۹۰۳ء صفحہ ۳)

☆☆☆☆☆☆☆

118 واں جلسہ سالانہ قادیان 2009ء

احباب جماعت کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 118 ویں جلسہ سالانہ قادیان 2009ء کی ازراہِ شفقت منظوری مرحمت فرما دی ہے۔ الحمد للہ علیٰ ذٰلک۔ انشاء اللہ تعالیٰ یہ جلسہ مورخہ 26، 27 اور 28 دسمبر 2009ء بروز ہفتہ، اتوار اور سوموار منعقد ہوگا۔

احباب کرام سے درخواست ہے کہ اِس للّٰہی اور بابرکت جلسہ میں شرکت کے لئے ابھی سے نیّت کر کے تیاری شروع کر دیں۔ زیادہ سے زیادہ تعداد میں شرکت فرمائیں اور جلسہ کی ہر جہت سے کامیابی و بابرکت ہونے کے لئے مسلسل دُعائیں جاری رکھیں۔ (ناظر اصلاح وارشاد قادیان)

منیر احمد حافظ آبادی پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

لا اله الا الله محمد رسول الله

ہفت روزہ بدر قادیان	اداریہ	10/ستمبر 2009

ہم جنس پرستی حرام اور ایک غیر فطری فعل ہے!

..................(۳)..................

گزشتہ گفتگو میں ہم تاریخ انبیاء کے حوالہ سے اور قرآن مجید کی روشنی میں ہوموسیکسوئیلٹی کے نتیجہ میں بعض اقوام پر نازل ہونے والے عذاب کا ذکر کر رہے تھے اس دوران ہم نے یہ بھی عرض کیا تھا کہ گزشتہ معروف مذاہب یہودی مذہب اور اس کی شاخ عیسائیت میں بھی ہوموسیکسوئیلٹی کو نہ صرف حرام قرار دیا گیا ہے بلکہ اس کی سزا قتل تجویز کی گئی ہے اس طرح ہندو مذہب کے حوالے سے ہم نے عرض کیا تھا کہ ہم جنسی کو حرام قرار دیکر اس کو قابل مذمت فعل قرار دے کر جُرمانہ بھی تجویز کیا گیا ہے۔ اور سکھوں نے بھی اس کو گورمت کے خلاف قرار دیکر اس کے خلاف فتویٰ دیا ہے چنانچہ سکھوں کے مذہبی مقدس مرکز اکال تخت کے جتھیدار گیانی جوگندر سنگھ ویدانتی نے بھی ۱۶/جنوری ۲۰۰۴ء کو اپنے بیان میں اس کے متعلق فرمایا کہ گورمت نظریہ سے ہم جنسی کی شادیاں قابل قبول نہیں ہیں۔ (روزنامہ پہرے دار ۲۰۰۹-۷-۲۹)

اب ہم عرض کرتے ہیں کہ اسلام نے اس تعلق میں کیا فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے۔

وَالّٰتِیْ یَاْتِیْنَ الْفَاحِشَةَ مِنْ نِّسَآئِکُمْ فَاسْتَشْهِدُوْا عَلَیْهِنَّ اَرْبَعَةً مِّنْکُمْ فَاِنْ شَهِدُوْا فَاَمْسِکُوْهُنَّ فِی الْبُیُوْتِ حَتّٰی یَتَوَفّٰهُنَّ الْمَوْتُ اَوْیَجْعَلَ اللّٰهُ لَهُنَّ سَبِیْلًا۔

وَالَّذٰنِ یَاْتِیٰنِهَا مِنْکُمْ فَاٰذُوْهُمَا فَاِنْ تَابَا وَاَصْلَحَا فَاَعْرِضُوْا عَنْهُمَا اِنَّ اللّٰهَ کَانَ تَوَّابًا رَّحِیْمًا۔ (سورة النساء:۱۶-۱۷)

اور تمہاری عورتوں میں سے وہ جو بے حیائی کی مرتکب ہوئی ہیں ان پر اپنے میں سے چار گواہ بنالو پس اگر وہ گواہی دیں تو انکو گھروں میں روک رکھو یہاں تک کہ ان کو موت آجائے یا ان کے لئے اللہ کوئی (اور) راستہ نکال دے۔

اور تم میں سے وہ دو مرد جو اس (بے حیائی) کے مرتکب ہوئے ہوں انہیں بدنی سزا دو۔ پھر اگر وہ توبہ کر لیں اور اصلاح کر لیں تو ان سے اعراض کرو یقیناً اللہ بہت توبہ قبول کرنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ مذکورہ آیات کی تشریح میں فرماتے ہیں:-

آیت ۱۶-۱۷ کا اس جنسی بے راہ روی سے تعلق ہے جسے آج کل Gay Movement کہتے ہیں بعض عورتوں کا عورتوں کے ساتھ اور مردوں کا مردوں کے ساتھ بے حیائی کرنا۔ عورتوں پر الزام کیلئے تو چار گواہ ضروری ہیں لیکن مردوں کے متعلق چار گواہوں کی کوئی شرط نہیں یہ عورتوں کی عصمت کی حفاظت اور انہیں الزام سے بچانے کیلئے ہے۔ ایسی عورتوں کے بارے میں یہ جو فرمایا ہے کہ اُنہیں گھروں میں رکھو اس سے یہ مراد نہیں قید کرو اور گھروں سے باہر ہی نہ نکلنے دو بلکہ مراد یہ ہے کہ انہیں اکیلا باہر نہ جانے دو اور بلا اجازت نکلنے نہ دو تا کہ یہ بے حیائی نہ پھیلے۔

سوال یہ ہے کہ پابندی ایسے مردوں پر کیوں نہیں اس کا سبب واضح ہے کہ قرآن کریم مردوں پر گھر کو چلانے اور خاندان کی ضروریات پوری کرنے کی ذمہ داری ڈالتا ہے اگر مردوں کو گھر میں قید کر دیا جاتا تو ان کے گھر کیسے چلتے۔ اور روزمرہ کی گذران کیسے ہوتی اس کے بجائے فرمایا کہ مردوں کو بدنی سزا دو اور سزا میں ۱۰۰ کوڑے نہیں فرمایا بلکہ حسب حالات یہ سزا مقرر ہو سکتی ہے نیز پکڑے جانے کے بعد ان کی نگرانی کرنی ہے اس کے بعد اگر وہ توبہ کریں اور آئندہ اصلاح کا وعدہ کریں تو پھر ان کو بار بار اپنی نظر میں رکھ کر یا کسی اور پابندی کے ساتھ تنگ نہیں کرنا چاہئے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے۔ لَا یَنْظُرُ الرَّجُلُ اِلٰی عَوْرَةِ الرَّجُلِ وَلَا الْمَرْأَةُ اِلٰی عَوْرَةِ الْمَرْأَةِ وَلَا یُفْضِی الرَّجُلُ اِلَی الرَّجُلِ فِیْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ وَلَا یُفْضِی الْمَرْأَةُ اِلَی الْمَرْأَةِ فِیْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ رَوَاہ مسلم۔ (ومشکوٰۃ کتاب النکاح باب النظر الی المخطوبۃ و بیان العورات) یعنی کوئی مرد کسی دوسرے مرد کی شرمگاہ کو نہ دیکھے اور نہ کوئی عورت کسی عورت کی شرمگاہ کو دیکھے اور کوئی مرد کسی مرد کے ساتھ ایک کپڑے میں لپٹ کر نہ سوئے اور نہ کوئی عورت کسی عورت کے ساتھ ایک کپڑے میں لپٹ کر سوئے۔

پھر گھروں میں کس طرح بے حیائی سے بچ کر اور ستر ڈھانک کر رہنا چاہئے کی تعلیم دیتے ہوئے فرماتے ہیں۔ اِیَّاکُمْ وَالتَّعَرِّیْ فَاِنَّ مَعَکُمْ مَنْ لَایُفَارِقُکُمْ اِلَّا عِنْدَ الْغَائِطِ وَحِیْنَ یُفْضِی الرَّجُلُ اِلٰی اَهْلِهٖ فَاسْتَحْیُوْهُمْ وَاَکْرِمُوْهُمْ (رواہ الترمزی ایضًا)

فرمایا ننگے ہونے سے بچتے رہو کیونکہ تمہارے ساتھ وہ بھی رہتے ہیں جو تم سے جدا نہیں ہوتے (یعنی تمہارے بچے اور اہل وعیال) سوائے قضائے حاجت کے اور جب آدمی اپنی بیوی کے پاس جاتا ہے پس ان سے حیا کرو اور ان کی عزت کرو۔

آج کے معاشرے میں شدید قسم کی بے حیائی اور ننگ پن اور اس کے ساتھ نشہ نے بچوں کی حرمت کو بھی قائم نہیں رکھا اور اب ایسے رشتوں سے بھی جنسی میل جول رکھا جاتا ہے جن سے اللہ تعالیٰ نے ممانعت فرمائی چنانچہ اس معاشرے کی یہ بدقسمتی ہے کہ اس میں باپ بیٹی اور بھائی بہن کے رشتے بھی تار تار ہو چکے ہیں اور ہم یہی عرض کریں گے کہ اس کی وجہ گھروں میں نیم برہنہ لباس اور نشہ خوری کی عادت ہے اور اس کی شروعات دراصل اس جواز کے نتیجہ میں ہی ہے کہ مرد و عورت آپسی رضامندی سے شادی سے قبل زنا کر سکتے ہیں اور اس کی کوئی سزا نہیں۔ جب رضامندی کے ساتھ زنا کی کوئی سزا نہیں تو پھر رضامندی کے ساتھ دو مردوں کے یا دو عورتوں کے جنسی میل کی بھی سزا نہیں رضامندی کے ساتھ ماں بیٹے اور بہن بھائی اور باپ بیٹی کو بھی جنسی عمل کی سزا نہیں ہونی چاہئے۔

پس آنحضرت ﷺ نے گھروں میں بھی نیم برہنہ لباس پہننے سے منع فرمایا ہے اسی طرح ہم جنسی کی واضح ممانعت کرتے ہوئے آپؐ نے فرمایا۔ لَا یَنْظُرُ اللّٰهُ اِلٰی رَجُلٍ اَتٰی رَجُلًا اَوِ امْرَأَةٍ فِی الدُّبُرِ۔ (ترمذی۔ مشکوٰۃ جلد دوم کتاب النکاح باب المباشرہ)

یعنی اللہ تعالیٰ اس پر نظر شفقت نہیں فرمائے گا جو کسی آدمی یا عورت کے پاس اسکے پیچھے کی طرف سے آتا ہے۔

پس اسلام ایسے مردوں اور عورتوں کیلئے جو ہم جنسی جیسی فحش حرکت کے مرتکب ہوں سزا تجویز کرتا ہے اور اسے حرام اور غیر فطری فعل قرار دیکر معاشرے کو اس سے بچنے کی تلقین کرتا ہے۔ قرآن مجید نے اس کی سزا صرف ''فَاٰذُوْهُمَا'' قرار دے کر چھوڑی ہے اور سزا کا تعین معاشرے پر یا قانون بنانے والے اداروں پر چھوڑ دیا ہے۔ اگرچہ بعض احادیث سے پتہ چلتا ہے کہ اس کی سزا موت تجویز کی گئی ہے۔ لیکن معلوم ہوتا ہے کہ یہ سزا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وقت بیان فرمائی ہوگی جب تک قرآن مجید کی یہ سزا نازل نہیں ہوئی کیونکہ آنحضرت ﷺ کا طریق مبارک تھا کہ جب تک قرآن مجید میں کوئی واضح ارشاد نازل نہیں ہوتا تھا آپ بائیبل کی شریعت پر ہی عمل فرماتے تھے چنانچہ اسی بناء پر جب تک زنا کی سزا سَو کوڑے کا حکم نازل نہیں ہوا تھا آپ نے بائبل کی شریعت کے مطابق زنا کرنے والوں کو سنگسار کئے جانے کی سزا بھی دی تھی۔

ہم اپنے گزشتہ موقف کی طرف عود کرتے ہوئے اس موقع پر پھر وہی عرض کرنا چاہتے ہیں کہ مرد و عورت کی آپسی رضامندی سے زنا کو جائز قرار دینے اور اس کی کوئی سزا تجویز نہ کرنے کا ہی یہ نتیجہ نکلا ہے کہ ہم جنسوں نے اپنے اس عمل کو دھڑلے سے جائز قرار دیا کیونکہ ان کے نزدیک جس طرح ایک عورت و مرد اگر اپنی مرضی سے جنسی عمل کرتے ہیں اور انہیں اس معاملے میں آزاد سمجھ کر اور ان کی آزادی میں مداخلت نہ کر کے انہیں کوئی سزا نہیں دی جاسکتی تو بالکل اسی طرح دو مرد اگر اپنی مرضی سے کوئی جنسی عمل کرتے ہیں یا دو عورتیں ایسا کرتی ہیں تو پھر ان کی آزادی کو کیوں سلب کیا جائے۔ موجودہ زمانے میں اکثر ممالک کے قوانین میں جن میں ہمارا ملک بھارت بھی شامل ہے زنا کی کوئی سزا نہیں البتہ اگر کوئی کسی کے ساتھ زبردستی جنسی تعلق قائم کرے تو زنا بالجبر کی سزا ضرور تجویز کی گئی ہے۔ لیکن قرآن مجید تو نہ صرف زنا کی سزا تجویز کرتا ہے بلکہ زنا بالجبر کی سزا اس سے بھی سخت تجویز کرتا ہے اور اُس سزا کو سوسائٹی پر چھوڑتا ہے یہاں تک کہ ایسے شخص کو قتل کی سزا کے برابر بھی سزا دی جاسکتی ہے۔

پس یہ بات تو واضح ہے کہ شریعت قرآنیہ کے مطابق بلکہ اسلام سے قبل دیگر شرائع کو بھی مدنظر رکھ کر زنا کی سزا بھی تجویز ہونی چاہئے۔ ہمیں کہنے دیجئے کہ دیگر مذاہب کے بعض لوگ قرآن مجید کی تعلیم کے خلاف بعض قوانین تو منظور کروانے کیلئے یا کامن سول کوڈ کیلئے تو بہت زور لگاتے ہیں لیکن ایسے قوانین جو ان کی اپنی مذہبی کتب میں بھی موجود ہیں ان کے نفاذ کیلئے بالکل خاموش رہتے ہیں ان میں ایک زنا کی سزا کو نافذ نہ کرانا مثال کے طور پر پیش کیا جاسکتا ہے جبکہ ہندو دھرم میں بھی زنا کی سزا ہے یہودی شریعت میں بھی زنا کی سزا ہے بلکہ اسلام سے بھی زیادہ سخت سزا ہے اسلام نے تو ۱۰۰ کوڑوں کی سزا دی ہے لیکن یہودی شریعت میں سنگسار کرنے کا حکم ہے۔ حیرت ہے کہ زنا جیسے قبیح فعل کے خلاف قانون بنانے کیلئے نہ تو بھارت کے ہندو زور دیتے ہیں۔ اور نہ یورپ کے عیسائی پادری بلکہ حیرت اس وقت ہوتی ہے جبکہ بائبل کی تعلیم کے خلاف بعض پادری ہم جنسی کے جواز میں میدان میں آجاتے ہیں۔ اور جب مذاہب کے راہنما ایسی بے حیائیوں کو جائز قرار دینے لگیں تو پھر عام لوگوں کا تو خدا ہی حافظ......! (......جاری......)

(منیر احمد خادم)

صدقہ/قربانی جانور کے بارہ میں ضروری اعلان

بعض احمدی احباب خواہش کرتے ہیں کہ قادیان میں اُن کی طرف سے صدقہ یا قربانی کے طور پر بکرا ذبح کروایا جائے۔ ایسے احباب کی اطلاع کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ آج کل ۲۰-۲۲ کلو گوشت والے بکرے کی قیمت ۳۵۰۰ روپے انڈین کرنسی میں پڑ رہی۔ اس لحاظ سے آج کل کے Rate کے مطابق فارن کرنسی میں ۴۵ پاؤنڈ سٹرلنگ یا ۷۵ ڈالر امریکن بنتے ہیں۔ احباب جماعت اس کے مطابق اپنی درخواستیں بھجوایا کریں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(ناظر اعلیٰ قادیان)

خطبہ جمعہ

قرآن کریم کی تعلیم پر غور اور عمل ہدایت اور عرفان الٰہی کی نئی سے نئی راہیں کھولتا ہے

جب ایک انسان مومن ہونے کا دعویٰ کرتا ہے تو اسے اللہ تعالیٰ کو سب طاقتوں کا سرچشمہ یقین کرنا چاہئے۔

اللہ ہی تمام صفات کا جامع اور تمام قدرتوں کا مالک ہے۔ اور اس ناطے وہی اس بات کا حقدار ہے کہ اس کی عبادت کی جائے اور تمام جھوٹے خداؤں سے بچتے ہوئے صرف اسی واحد خدا کے سامنے جھکا جائے۔

(آیت الکرسی میں مذکور مختلف مضامین کے حوالہ سے اہم نصائح)

(میاں لئیق احمد طارق صاحب آف فیصل آباد، مکرم غلام مصطفیٰ صاحب، مکرمہ ممتاز بیگم صاحبہ اہلیہ نثار احمد صاحب آف چنائی انڈیا۔ مکرمہ مبارکہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب مرحوم آف کھاریاں اور مکرم جعفر احمد خان صاحب ابن مکرم نواب عباس احمد خان صاحب کی نماز جنازہ اور مرحومین کے شمائل کا تذکرہ)

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز- -فرمودہ 5رجون 2009ء بمطابق 5راحسان 1388 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح ،لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِناَ الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ ۔

اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلاَّ هُوَ۔ اَلْحَيُّ الْقَيُّوْمُ۔ لَاتَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ ۔ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۔ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ۔يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖٓ اِلَّا بِمَا شَآءَ۔ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ۔ وَلَا يَؤُدُهٗ حِفْظُهُمَا۔ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ (سورۃ البقرۃ:256)

اس آیت کا ترجمہ ہے کہ اللہ، اس کے سوا اور کوئی معبود نہیں۔ ہمیشہ زندہ رہنے والا اور قائم بالذات ہے۔ اسے نہ تو اونگھ پکڑتی ہے اور نہ نیند۔ اسی کے لئے ہے جو آسمانوں میں ہے اور جو زمین ہے۔ کون ہے جو اس کے حضور شفاعت کرے مگر اس کے اِذن کے ساتھ۔ وہ جانتا ہے جو اس کے سامنے ہے اور جو ان کے پیچھے ہے۔ اور وہ اس کے علم کا کچھ بھی احاطہ نہیں کر سکتے مگر جتنا وہ چاہے۔ اسی کی بادشاہت آسمانوں اور زمین پر ممتد ہے۔ اور ان دونوں کی حفاظت اسے تھکاتی نہیں۔ اور وہ بہت بلند شان اور بڑی عظمت والا ہے۔

یہ آیت جس کی مَیں نے تلاوت کی جیسا کہ ہم جانتے ہیں اس کا نام آیت الکرسی ہے، یہ آیت الکرسی کہلاتی ہے۔ ایک حدیث میں آتا ہے جو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ ہر چیز کا ایک چوٹی کا حصہ ہوتا ہے اور قرآن کریم کی چوٹی کا حصہ سورۃ البقرہ ہے اور اس میں ایک ایسی آیت ہے جو قرآن کریم کی سب آیات کی سردار ہے۔ اور وہ آیت الکرسی ہے۔

(سنن الترمذی کتاب فضائل القرآن باب ماجاء فی فضل سورۃ البقرۃ وآیۃ الکرسی حدیث نمبر 2878)

اسی طرح یہ بھی روایت میں آتا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص سورۃ البقرۃ کی دس آیات پڑھ کر سوئے صبح تک اس کے گھر میں شیطان نہیں آتا۔ ان آیات میں سے ایک آیت، آیت الکرسی ہے۔

(سنن الدارمی کتاب فضائل القرآن باب فضل اول سورۃ البقرۃ وآیۃ الکرسی حدیث نمبر 3383)

آنحضرت ﷺ کا یہ فرمانا صرف اسی حد تک نہیں ہے کہ پڑھ لی اور سو گئے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اس آیت کو اور ان آیات کو غور سے پڑھا جائے۔ ان پر غور کیا جائے۔ ان کے معانی پر غور کیا جائے۔ پھر انسان اپنا جائزہ لے اور دیکھے کہ کس حد تک ان پر عمل کرتا ہے، کس حد تک اس میں پاک تبدیلیاں ہیں اور جائزہ لینے کے بعد جو بھی صورت حال سامنے آئے، یہ عہد کرے کہ آئندہ سے یہ پاک تبدیلیاں مَیں اپنے اندر پیدا کروں گا۔ پھر یہ چیز ہے جو شیطان سے دُور کرتی ہے۔

جن دس آیتوں کا ذکر کیا گیا ہے ان میں سے چار آیات جو ہیں وہ سورۃ البقرہ کی پہلی چار آیات ہیں۔ جن میں ایک مومن کی پاکیزہ عملی زندگی کا نقشہ کھینچا گیا ہے اور جیسا کہ مَیں نے کہا ایک آیت، آیت الکرسی ہے اور اس کے ساتھ کی دو آیات ہیں جن میں صفات باری کا نقشہ کھینچا گیا ہے۔ پھر سورۃ البقرہ کی آخری تین آیات ہیں جن میں سے آخری آیت کی وضاحت مَیں نے گزشتہ جمعہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تفسیر کی روشنی میں کی تھی۔ گو اس وقت مضمون تو آیت الکرسی کا ہی بیان ہوگا لیکن اس سے پہلے سورۃ بقرہ کی پہلی چار آیات میں سے الٓمّٓ۔ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَارَيْبَ فِيْهِ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ کے بارہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو تفسیر بیان فرمائی ہے اس کا ایک اقتباس مَیں پڑھوں گا۔ جو اللہ تعالیٰ کے پاک کلام قرآن کریم کی وسعتوں کی طرف، اس کو سمجھنے کی طرف ہماری رہنمائی کرتا ہے۔ اور اس کو ذہن میں رکھتے ہوئے قرآن کریم کو سمجھنا آسان بھی ہے اور انسان صحیح طرح سمجھ سکتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ: ”جب تک کسی کتاب کے علل اربعہ کامل نہ ہوں وہ کامل کتاب نہیں کہلاسکتی“۔ علل اربعہ کا مطلب ہے کہ چار بنیادی خصوصیات۔ اگر یہ چار بنیادی صفات کامل ہوں تب ہی وہ کتاب کامل کہلاسکتی ہے۔

آپؑ فرماتے ہیں: ”اس لئے خدا تعالیٰ نے ان آیات میں قرآن شریف کے علل اربعہ کا ذکر فرمادیا ہے اور وہ چار ہیں۔ (1) علت فاعلی، (2) علت مادی، (3) علت صوری اور (4) علت غائی“۔ فرمایا کہ ”ہر چہار کامل درجہ پر ہیں۔ پس الٓم علّت فاعلی کے کمال کی طرف اشارہ کرتا ہے جس کے معنی ہیں کہ اَنَا اللّٰهُ اَعْلَمُ۔ یعنی کہ مَیں جو خدائے عالم الغیب ہوں مَیں نے اس کتاب کو اتارا ہے۔ پس چونکہ خدا اس کتاب کی علّت فاعلی ہے اس لئے اس کتاب کا فاعل ہر ایک فاعل سے زبردست اور کامل ہے“۔

(حقیقۃ الوحی روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 136۔ حاشیہ)

پس قرآن کریم کے کامل کتاب ہونے کی سند اور غیروں کو چیلنج ابتدا میں ہی ان تین حروف میں خدا تعالیٰ نے دے دیا۔ اس پر ایمان لانے والوں کو کسی بھی قسم کا خوف اور احساس کمتری نہیں ہونا چاہئے۔ کسی قسم کے خوف اور احساس کمتری میں مبتلا ہونے کی ضرورت نہیں ہے کہ یہ اس خدا کا کلام ہے جس کے کاموں کی کنہ تک بھی انسان نہیں پہنچ سکتا اور کھلا چیلنج ہے کہ قرآن کریم کی ایک سورۃ جیسی سورۃ لے کے آؤ اور اپنے ساتھ تمام

مددگاروں کو ملا لو تو بھی تمام مددگاروں سمیت نہیں لاسکتے۔ بہرحال اس بات کی تفصیل میں تو مَیں نہیں جارہا۔ مختصر یہ کہ قرآن کریم کامل کتاب اس لئے ہے کہ اس کو اتارنے والا کامل اور سب قدرتوں اور طاقتوں کا مالک اور عالم الغیب خدا ہے۔

دوسری بات یہ فرمائی کہ: ''علت مادی کی طرف اشارہ کرتا ہے یہ فقرہ کہ ذٰلِکَ الْکِتٰبُ یعنی یہ وہ کتاب ہے جس نے خدا کے علم سے خلعت وجود پہنا ہے اور اس میں کچھ شک نہیں کہ خدا تعالیٰ کا علم تمام علوم سے کامل تر ہے''۔ بلکہ اللہ تعالیٰ تو فرماتا ہے کہ میرے علم کی وسعتوں کی انتہا نہیں ہے۔ انسان اس کا احاطہ کر ہی نہیں سکتا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے کامل اور وسیع علم سے کچھ حصہ اپنے پیارے نبی ا کے ذریعہ اس کتاب میں ہمیں بتایا۔

اور پھر تیسری چیز حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بیان فرمائی، فرمایا: ''اور علّت صُوری کی طرف اشارہ کرتا ہے یہ فقرہ لَارَیْبَ فِیْہِ۔ یعنی یہ کتاب ہر ایک غلطی اور شک وشبہ سے پاک ہے۔ اور اس میں کیا شک ہے کہ جو کتاب خدا تعالیٰ کے علم سے نکلی ہے وہ اپنی صحت اور ہر ایک عیب سے مبرّا ہونے میں بے مثل و مانند ہے اور لَارَیْب ہونے میں اکمل اور اتم ہے''۔

پھر آپؑ نے فرمایا اور علّت غائی یعنی اس کی جو بنیادی وجہ ہے ''علت غائی کے کمال کی طرف اشارہ کرتا ہے یہ فقرہ کہ ھُدًی لِّلْمُتَّقِیْن۔ یعنی یہ کتاب ہدایت کامل متقین کے لئے ہے اور جہاں تک انسانی سرشت کے لئے زیادہ سے زیادہ ہدایت ہو سکے وہ اس کتاب کے ذریعہ سے ہوتی ہے''۔

(حقیقۃ الوحی روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 136-137۔ حاشیہ)

ہدایت اور عرفان الٰہی کے بھی مدارج ہیں۔ پس قرآن کریم کی تعلیم پر غور اور عمل، ہدایت اور عرفان الٰہی کی نئی سے نئی راہیں کھولتا ہے۔ یہ چار باتیں قرآن پڑھتے وقت اگر ہمارے سامنے ہوں اور ان پر ایمان اور یقین ہو تو قرآن کریم کو سمجھنے اور اس کا صحیح ادراک حاصل کرنے کی طرف راہنمائی ملتی ہے۔

اب مَیں آیت الکرسی کی کچھ وضاحت کروں گا۔ اس آیت میں بھی خدا تعالیٰ کے جامع الصفات اور وسیع تر ہونے کا مضمون ہے۔ اس آیت کی ابتدا ہی اللہ تعالیٰ کے نام سے ہوتی ہے۔ اللہ کیا ہے؟ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

''اللہ جو خدائے تعالیٰ کا ذاتی اسم ہے اور جو تمام جمیع صفات کا مستجمع ہے''۔ فرمایا ''کہتے ہیں کہ اسم اعظم یہی ہے اور اس میں بڑی بڑی برکات ہیں۔ لیکن جس کو وہ اللہ یاد ہی نہ ہو وہ اس سے کیا فائدہ اٹھائے گا''۔

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ 63 جدید ایڈیشن)

پس جب ایک انسان مومن ہونے کا دعویٰ کرتا ہے تو اسے اللہ تعالیٰ کو سب طاقتوں کا سرچشمہ یقین کرنا چاہئے اور اسے تمام صفات کا اس حد تک احاطہ کئے ہوئے سمجھنے پر ایمان ہونا چاہئے، جہاں تک انسان کے فہم و ادراک کی رسائی نہیں ہوسکتی۔ جو بے کنار ہے اور جب یہ ایمان ہوگا تو تبھی ہر موقع پر خدا تعالیٰ یاد رہے گا۔ بہت سی برائیوں میں انسان اس لئے مبتلا ہو جاتا ہے یا اللہ تعالیٰ کے احکامات کے بجالانے میں حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی میں سستی اس لئے ہو جاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر وقت انسان کو یاد نہیں رہتا۔ انسان بھول جاتا ہے کہ خدا تعالیٰ کی ہر لحہ اور ہر آن مجھ پر نظر ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک جگہ فرماتے ہیں کہ: ''خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ مَیں اپنی جماعت کو اطلاع دوں کہ جو لوگ ایمان لائے ایسا ایمان جو اس کے ساتھ دنیا کی ملونی نہیں اور وہ ایمان نفاق یا بزدلی سے آلودہ نہیں اور وہ ایمان اطاعت کے کسی درجہ سے محروم نہیں، ایسے لوگ خدا کے پسندیدہ لوگ ہیں۔ اور خدا فرماتا ہے کہ وہی ہیں جن کا قدم صدق کا قدم ہے''۔

(رسالہ الوصیت روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 309)

تو یہ کم از کم کوشش ہے جو ہمیں اپنے اللہ پر ایمان لانے اور پھر ترقی کی طرف قدم بڑھانے کے لئے کرنی چاہئے جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے۔

اس آیت میں جو اللہ تعالیٰ نے اس طرح شروع کیا کہ اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلاَّ ھُوَ۔ یعنی صرف اللہ کو دیکھو کہ وہی تمہارا معبود ہے اس کے علاوہ کوئی اور معبود نہیں ہے۔ یہ واضح فرما دیا کہ اللہ ہی تمام صفات کا جامع اور تمام قدرتوں کا مالک ہے اور اس ناطے وہی اس بات کا حقدار ہے کہ اس کی عبادت کی جائے اور تمام جھوٹے خداؤں سے کنارہ کشی کرتے ہوئے، بچتے ہوئے، صرف اسی واحد خدا کے سامنے جھکا جائے۔

فرمایا کہ اس واحد خدا کے سامنے جھکو گے تو پھر ہی دنیا و آخرت کے انعامات سے فیض پا سکتے ہو۔ دنیا میں ہر چیز کا بدل مل سکتا ہے لیکن خدا تعالیٰ کا کوئی بدل نہیں ہے۔ جب اس کا بدل نہیں ہے تو پھر بیوقوفی ہے کہ اسے چھوڑ کر کہیں اور جایا جائے۔ یا عارضی طور پر ہی اپنی ترجیحات کو بدل دیا جائے۔ ایک دہریہ تو یہ کہہ سکتا ہے کہ مَیں کیونکہ خدا کو نہیں مانتا اس لئے مَیں کیوں اس کے در پر حاضر ہو جاؤں۔ لیکن ایک مسلمان جب یہ دعویٰ کرتا ہے کہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ اور پھر دنیاوی ذریعوں کو خدا سے زیادہ اہمیت دیتا ہے تو یہ یقیناً اس کی بدقسمتی ہے۔

اس بارہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ: ''وہ خدا جو لاشریک ہے جس کے سوا کوئی بھی پرستش اور فرمانبرداری کے لائق نہیں ہے۔ یہ اس لئے فرمایا کہ اگر وہ لاشریک نہ ہو تو شاید اس کی طاقت دشمن کی طاقت غالب آ جائے۔ اس صورت میں خدائی معرض خطرہ میں رہے گی''۔ (اللہ تعالیٰ کا مقام اور اس کی قدرتیں خطرے میں پڑ جائیں گی۔) ''اور یہ جو فرمایا کہ اس کے سوا کوئی پرستش کے لائق نہیں اس سے یہ مطلب ہے کہ وہ ایسا کامل خدا ہے جس کی صفات اور خوبیاں اور کمالات ایسے اعلیٰ اور بلند ہیں کہ اگر موجودات میں سے بوجہ صفات کاملہ کے ایک خدا انتخاب کرنا چاہیں یا دل میں عمدہ سے عمدہ اور اعلیٰ سے اعلیٰ خدا کی صفات فرض کریں تو وہ سب سے اعلیٰ جس سے بڑھ کر کوئی اعلیٰ نہیں ہوسکتا، وہی خدا ہے جس کی پرستش میں ادنیٰ کو شریک کرنا ظلم ہے''۔

(اسلامی اصول کی فلاسفی روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 372)

پس ایک مومن کے دل میں خوف خدا پیدا ہوتا ہے جب وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس فقرے کو سامنے رکھتے ہوئے کہ ''وہی خدا ہے جس کی پرستش میں ادنیٰ کو شریک کرنا ظلم ہے''، اپنے نفس کا جائزہ لیتا ہے۔ کئی باتیں ہمارے سامنے آتی ہیں، ہمارے سے روزانہ ہو جاتی ہیں جس میں ہم لاشعوری طور پر بہت سی چیزوں کو خدا تعالیٰ کا شریک بنا کر اپنے آپ پر ظلم کر رہے ہوتے ہیں۔ بھول جاتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمارا ربّ ہے اور اس کی ربوبیت زمین و آسمان پر پھیلی ہوئی ہے۔ اللہ ہماری ایسی حالتوں کو اپنی مغفرت اور رحم کی صفات سے ڈھانپ لے۔ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَکَ اِنِّی کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ (الأنبیاء:88) کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو پاک ہے، میں یقیناً ظالموں میں سے ہوں۔ پس اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلاَّ ھُو کی طرف جانے کے لئے یا صحیح راہنمائی حاصل کرنے کے لئے لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَکَ اِنِّی کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْن کی دعا بھی بڑی اہم دعا ہے جو پڑھتے رہنا چاہئے۔

پھر اللہ تعالیٰ یہ فرمانے کے بعد کہ اللہ ہی تمہارا معبود ہے اور حقیقی معبود ہے۔ فرمایا اَلْحَیُّ الْقَیُّوْم یعنی ہمیشہ زندہ رہنے والا ہے اور اپنی ذات میں قائم ہے۔ اور اَلْحَیّ ہونے کی وجہ سے صرف خود ہی ہمیشہ زندہ نہیں رہتا بلکہ تمام جانداروں کو زندگی بخشنے والا ہے۔ اور اَلْقَیُّوْم ہے، صرف خود ہی قائم نہیں ہے بلکہ کائنات کی ہر چیز کو قائم رکھنے والا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک جگہ فرماتے ہیں:

''اس آیت کے لفظی معنی یہ ہیں کہ زندہ خدا وہی خدا ہے اور قائم بالذات وہی خدا ہے۔ پس جبکہ وہی ایک زندہ ہے اور وہی ایک قائم بالذات ہے تو اس سے صاف ظاہر ہے کہ ہر ایک شخص جو اس کے سوا زندہ نظر آتا ہے وہ اُسی کی زندگی سے زندہ ہے اور ہر ایک جو زمین یا آسمان میں قائم ہے وہ اسی کی ذات سے قائم ہے''۔

(چشمۂ معرفت۔ روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 120)

پس اپنے زندہ اور قائم ہونے اور زندہ اور قائم رکھنے کا حوالہ دے کر مومنوں کو یہ تسلی دلا دی کہ تم دنیاوی دباؤ اور دنیاوی لالچوں کے زیر اثر کبھی نہ آنا اور جو وعدے مَیں نے مومنوں سے کئے ہیں ان پر پوری طرح یقین رکھنا۔ تمہاری نسلوں کی زندگی اور بقا بھی میرے ساتھ جڑے رہنے سے وابستہ ہے اور جماعتی زندگی اور بقا بھی میرے ساتھ جڑے رہنے سے وابستہ ہے۔ حالات کی وجہ سے دنیاوی ذرائع پر انحصار کرنے کا نہ سوچنے لگ جانا۔ میری عبادت کرتے رہو۔ میری طرف جھکے رہو تو اسی میں تمہاری زندگی ہے اور اسی میں تمہاری بقا ہے۔

ایک دوسری جگہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے وَتَوَکَّلْ عَلَی الْحَیِّ الَّذِیْ لَایَمُوْتُ وَسَبِّحْ بِحَمْدِہٖ (الفرقان:59) اور تو اس پر توکل رکھ جو زندہ ہے اور سب کو زندہ رکھتا ہے کبھی نہیں مرتا اور اس کی تعریف کے ساتھ اس کی تسبیح کر۔ پس ایک مومن حالات کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی ذات میں کسی صفت کے بارہ میں شک میں نہیں پڑتا بلکہ مشکلات اسے حیّ و قیوم اور قادر اور مجیب خدا کے سامنے اور زیادہ جھکنے والا بناتی ہیں۔

پھر خدا تعالیٰ نے لَاتَاْخُذُہٗ سِنَۃٌ وَّلَا نَوْم کہہ کر یہ بھی واضح فرما دیا کہ کبھی کسی مومن کے دل میں یہ خیال نہیں آنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نیند یا اونگھ کی حالت میں زندہ رکھنے اور قائم رکھنے سے غافل ہوسکتا ہے۔ یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ کی صفات نہ محدود ہیں، نہ ہی اسے کسی قسم کی کمزوری ان صفات سے عدم توجہگی کی طرف لے جاتی ہے۔ اس کو کسی آرام کی ضرورت نہیں۔ اس کی استعدادیں انسانی استعدادوں کی طرح نہیں ہیں جنہیں ایک وقت میں آرام اور نیند کی ضرورت ہوتی ہے۔ بلکہ وہ تو تمام قدرتوں کا مالک خدا ہے۔ اس لئے نہ ہی اسے نیند کی ضرورت ہے نہ ہی تھکاوٹ کی وجہ سے اسے اونگھ آتی ہے۔ اس لئے سوال ہی نہیں کہ وہ اپنے بندوں کی زندگی اور بقا سے کبھی غافل ہو۔ ہاں قانون قدرت کے تحت اور اس کی دوسری صفات کے تحت وہ اپنے بندوں کو امتحانوں اور آزمائشوں میں ڈالتا ہے۔ لیکن یہ بھی اس کا اعلان ہے کہ حقیقی زندگی اس کے بندوں کی ہی ہے۔ اُس کے راستے میں مرنے والے بھی ہمیشہ زندہ رہتے ہیں اور جب اس نے یہ اعلان فرمایا کہ میرے نبی کی جماعت ہی زندہ اور غالب رہنے والی ہے تو اس بات کو بھی پورا کر کے دکھایا کہ وہ زندہ رہتی ہے اور غالب رہتی ہے۔

پھر فرمایا لَہٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ اسی کا ہے جو آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے۔

اس بات پر بھی کسی کو شبہ اور شک نہیں ہونا چاہئے کہ اگرچہ اللہ تعالیٰ نے کہا تو یہی ہے کہ مَیں اور میرے رسول غالب آئیں گے۔ لیکن یہ کس طرح ہوگا، کیونکہ اگر دنیاوی لحاظ سے دیکھا جائے اور وسائل کو پیش نظر رکھا جائے تو یہ غلبہ مشکل نظر آتا ہے یا بڑی دُور کی بات نظر آتی ہے۔ لیکن جب آنحضرت ﷺ کو خدا تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرمایا کہ کَتَبَ اللّٰہُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِی (المجادلہ:22) تو باوجود نامساعد حالات کے اسے سچ کر دکھایا۔

اسی طرح جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے وعدہ فرمایا ہے تو اب بھی سچ کر دکھائے گا اور اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے دکھا بھی رہا ہے۔ گو انسان سوچتا ہے کہ کس طرح اور کیونکر بظاہر اسباب اور حالات کو سامنے رکھتے ہوئے غلبہ ہوگا۔ یا ہوگا بھی تو بہت دور کی بات ہے۔ اور مکمل کامیابی بہت دور کی چیز نظر آتی ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ یہاں فرماتا ہے کہ زمین و آسمان میں جو کچھ ہے وہ خدا تعالیٰ کے تصرف اور قبضے میں ہے۔ یہ زمین اور آسمان بغیر مالک کے نہیں ہیں دنیا میں رہنے والی ساری مخلوق اُسی کے قبضہ قدرت میں ہے اور وہ لامحدود اور وسیع تر طاقتوں کا مالک ہے اور وہ ہمیشہ دنیا پر نظر رکھے ہوئے ہے۔ زندگی اور موت، فنا اور بقا، اسی کے ہاتھ میں ہے۔ زمین کے تمام خزانے، ظاہری اور مخفی خزانے اسی کے قبضہ قدرت میں ہیں۔ پس جب اس طاقت نے یہ فیصلہ کرلیا ہے کہ میرے رسول کی جماعت غالب آئے گی تو دنیا کی کوئی طاقت اس فیصلہ پر اثر انداز نہیں ہوسکتی۔ چاہے وہ بڑی طاقتیں ہوں یا دنیاوی حکومتیں ہوں یا نام نہاد دین کے علمبردار ہوں۔ خدا تعالیٰ کے فیصلہ نے یقیناً اور لازماً لاگو ہونا ہے۔ لیکن مومنوں کو شروع میں ہی یہ واضح کر دیا کہ یہ غلبہ اور یہ دائمی زندگی اور بقا یقیناً ان لوگوں کو ملے گی جو تمام صفات کے جامع خدا پر یقین رکھتے ہوں اور اس کی عبادت کرنے والے ہوں۔ پس آج ہر ایک احمدی کی یہ ذمہ داری ہے جسے سمجھنا ہر ایک احمدی کے لئے انتہائی ضروری ہے۔

پھر فرمایا کہ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَہٗ اِلَّا بِاِذْنِہٖ کون ہے جو اس کے حضور سفارش کرے مگر اس کے اذن کے ساتھ۔ پس اللہ تعالیٰ کے حضور کسی کی سفارش کام نہیں آئے گی مگر صرف اسے جسے اللہ تعالیٰ نے اختیار دیا یا اذن دے گا۔ اور احادیث میں آتا ہے کہ آنحضرت ﷺ کو اللہ تعالیٰ کا اذن ہوگا تو آپؐ سفارش کریں گے۔

آپ ﷺ کے شفیع ہونے سے کیا مراد ہے۔ اس بارہ میں مختلف حوالوں سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے وضاحت فرمائی ہے۔ ایک جگہ آپؑ فرماتے ہیں کہ: ’’ہاں سچا شفیع اور کامل شفیع آنحضرت ﷺ ہیں جنہوں نے قوم کو بت پرستی اور ہر قسم کے فسق و فجور کی گندگیوں اور ناپاکیوں سے نکال کر اعلیٰ درجہ کی قوم بنا دیا۔

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 160 مطبوعہ ربوہ)

پس جب حدیث سے یہ پتہ چلتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے اذن سے آپ ﷺ شفاعت فرمائیں گے تو اس وقت ان لوگوں کی شفاعت ہوگی جو شرک سے پاک ہوں گے۔ ایک خدا کی عبادت کرنے والے ہوں گے۔ فسق و فجور سے بچنے کی کوشش کرنے والے ہوں گے۔ اور اگر چھوٹی چھوٹی کمزوریوں سے جو سرزد ہو بھی جاتی ہیں تو پھر اللہ تعالیٰ بھی آپؐ کی شفاعت سے صرف نظر فرمائے گا۔

اس بات کو مزید کھول کر ایک جگہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یوں فرمایا ہے کہ:

’’یہ ہرگز نہ سمجھنا چاہئے کہ شفاعت کوئی چیز نہیں۔ ہمارا ایمان ہے کہ شفاعت حق ہے اور اس پر یہ نص صریح ہے۔ وَصَلِّ عَلَیْھِمْ۔ اِنَّ صَلٰوتَکَ سَکَنٌ لَّھُمْ (التوبۃ:103) یہ شفاعت کا فلسفہ ہے یعنی جو گناہوں میں نفسانیت کا جوش ہے وہ ٹھنڈا پڑ جاوے۔ شفاعت کا نتیجہ یہ بتایا ہے کہ گناہ کی زندگی پر ایک موت وارد ہو جاتی ہے اور نفسانی جوشوں اور جذبات میں ایک برودت آ جاتی ہے جس سے گناہوں کا صدور بند ہو کر ان کے بالمقابل نیکیاں شروع ہو جاتی ہیں‘‘۔ (یعنی نفسانی جوشوں میں اور جذبات میں کمی آ جاتی ہے، ان میں ٹھنڈ پڑ جاتی ہے۔ جس سے گناہوں کا صادر ہونا یا عمل ہونا کم ہو جاتا ہے اور اس کے مقابلہ میں نیکیاں شروع ہو جاتی ہیں) ’’پس شفاعت کے مسئلے نے اعمال کو بیکار نہیں کیا بلکہ اعمال حسنہ کی تحریک کی ہے‘‘۔ آپؑ فرماتے ہیں ’’پس شفاعت کے مسئلے نے اعمال کو بیکار نہیں کیا بلکہ اعمال حسنہ کی تحریک کی ہے‘‘۔

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 701-702 جدید ایڈیشن)

پس آنحضرت ﷺ کی شفاعت اس دنیا میں ہی شروع ہوگئی تھی اور یہ نیک اعمال کے ساتھ مشروط ہے، نہ کہ کسی کفّارہ سے اس کا مقابلہ کیا جا سکتا ہے۔ کفّارہ کے فلسفے میں گناہوں میں دلیری پیدا ہوتی ہے اور شفاعت کے فلسفے میں نیک اعمال کی طرف اور خدا کو ماننے اور اس کے احکامات پر عمل کرنے کی طرف توجہ پیدا ہوتی ہے اور اس زمانہ میں دعا کے ذریعہ سے شفاعت کا اذن اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کے عاشق صادق کو عطا فرمایا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک جگہ فرماتے ہیں کہ: ’’میری جماعت کے اکثر معزز خوب جانتے ہیں کہ میری شفاعت سے بعض مصائب اور امراض میں مبتلا اپنے دکھوں سے رہائی پا گئے ہیں۔

(لیکچر سیالکوٹ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 236)

لیکن اس شفاعت کے بیان کے ساتھ ہی اللہ تعالیٰ نے یہ بھی فرما دیا کہ خدا تعالیٰ جانتا ہے کہ اصل حقیقت کیا ہے۔ یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْھِمْ وَمَا خَلْفَھُمْ وہ جانتا ہے جو ان کے سامنے ہے اور جو ان کے پیچھے ہے۔

پس ہمارا خدا عالم الغیب ہے۔ اس لئے ایسے لوگ جو کھلے گناہوں میں پڑے ہوئے ہیں ان کے بارہ میں نہ تو یہاں شفاعت کا اذن ہوتا ہے اور نہ اگلے جہان میں ہوگا۔ یہی قرآن کریم سے پتہ چلتا ہے۔

پھر اللہ تعالیٰ اپنے علم کی وسعتوں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرماتا ہے کہ وَلَا یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِہٖٓ اِلَّا بِمَا شَآءَ۔ اس میں واضح طور پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میرے علم کا احاطہ کوئی نہیں کرسکتا۔ حتیٰ کہ آنحضرت ﷺ بھی جو خدا تعالیٰ کے محبوب ترین ہیں اور آپؐ کے بارہ میں مومنوں کو حکم ہے کہ اگر تم خدا تعالیٰ کی محبت چاہتے ہو تو میرے محبوب ﷺ کی پیروی کرو جن کو تمام علموں سے اللہ تعالیٰ نے بھر دیا تھا۔ آئندہ زمانوں کی جو بھی خبریں قرآن کریم نے دیں وہ آپ کے ذریعہ سے آئیں اور ان کا ادراک بھی آنحضرت ﷺ کو اس وقت عطا فرمایا۔ بعض باتیں ایسی ہیں جو اس زمانے میں صحابہؓ سمجھ نہیں سکتے تھے لیکن آنحضرت ﷺ ان کا بھی ادراک رکھتے تھے۔ لیکن فرمایا کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ مکمل علم نہیں ہے۔ بلکہ میرے علم کی وسعتوں کو کوئی بھی نہیں پہنچ سکتا۔ اس طرح اللہ تعالیٰ تلاش کرنے والوں کو چاہے روحانی مدارج اور علوم کی تلاش میں کوئی ہو یا دنیاوی علوم کی تلاش میں کوئی ہو، نئے راستے دکھاتا ہے، نئی منزلیں دکھاتا ہے۔ اور جب انسان وہاں پہنچتا ہے تو پھر مزید راستے نظر آتے ہیں۔ سائنس کی ترقی بھی اس بات کی دلیل ہے کہ خدا تعالیٰ نئے سے نئے راستے ان جستجو کرنے والوں کو دکھاتا ہے اور کائنات کی وسعتوں کا تو شمار ہی نہیں ہے۔ اسی طرح روحانی مدارج ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کا علم لامحدود ہے جس کا کوئی احاطہ نہیں کرسکتا۔ نہ صرف خدا تعالیٰ کی ہستی کا احاطہ نہیں ہوسکتا بلکہ اس کائنات کی پیدائش کا بھی احاطہ نہیں کیا جا سکتا۔ خدا ہی ہے جب چاہتا ہے کچھ راز انسانوں پر ظاہر فرما دیتا ہے یا کچھ علم دے دیتا ہے اور یہ بات پھر انسان کو اللہ تعالیٰ کی طرف پھیرنے والا بنانے والی ہونی چاہئے جو تمام صفات کا جامع اور لامحدود ہے۔

پھر فرمایا وَسِعَ کُرْسِیُّہُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ کیونکہ اس کی بادشاہت زمین پر پھیلی ہوئی ہے اور آسمان پر پھیلی ہوئی ہے۔ وہ تمام کائنات کی اور جتنی بھی کائناتیں ہیں ان میں موجود ہر چیز کو زندگی دینے والا اور قائم رکھنے والا ہے۔ تمہارا علم محدود ہے۔ وہی تمہیں علم دیتا ہے۔ جس حد تک استعدادوں نے ترقی کی ہے یا کوشش کی ہے اس حد تک علم دیتا ہے۔ لیکن یہ علم بھی صرف اس حد تک ہے جس حد تک خدا تعالیٰ چاہتا ہے۔ اس لئے وہی اس بات کا حقدار ہے کہ اس کے آگے جھکو اور تمام باطل معبودوں کو چھوڑ دو۔ اسی کی حکومت زمین و آسمان تک پھیلی ہوئی ہے بلکہ اس نے اس کی حفاظت بھی اپنے ذمہ لی ہوئی ہے اور اس سے وہ تھکتا بھی نہیں۔ ہر چیز پر اس کی نظر ہے اور یہ ایسا وسیع اور جامع نظام ہے کہ اس کا احاطہ انسان کے لئے ممکن نہیں ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تم نظر دوڑاؤ کہ شاید اللہ تعالیٰ کی پیدائش میں کوئی نقص تلاش کرسکو لیکن ناکام ہوگے۔ تمہاری نظر واپس آ جائے گی۔ پھر نظر دوڑاؤ پھر وہ تھکی ہوئی واپس آ جائے گی۔ لیکن خدا تعالیٰ وہ ذات ہے جو اس نظام کو چلا رہا ہے اور ازل سے چلا رہا ہے اور بغیر کسی اونگھ اور نیند کے اور بغیر کسی تھکاوٹ کے اسے چلا رہا ہے۔ پس کیا یہ باتیں تمہیں اس طرف توجہ نہیں دلاتیں کہ اس وسعتوں والے خدا کے سامنے اپنی گردنیں جھکا دو اور سرکشی میں نہ بڑھو۔

اور آخر میں فرمایا وَھُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ کہ وہ بلند شان والا اور عظمت والا ہے۔ اس سارے نظام کو چلانے کے لئے اسے کسی مددگار کی ضرورت نہیں ہے۔

پس یہ خدا ہے جو اسلام کا خدا ہے۔ تمام صفات کا مالک اور جامع ہے اور یقیناً وہ اس بات کا حقدار ہے کہ اس کی عبادت کی جائے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں وہ فہم و ادراک عطا فرمائے جس سے ہم اپنے اللہ کی پہچان کرتے ہوئے ہمیشہ اس کے سامنے جھکے رہنے والے، اس کی عبادت کرنے والے بنے رہیں اور اسے تمام صفات کا جامع سمجھتے ہوئے اس کی صفات کے کمال سے فیض اٹھانے والے بنے رہیں۔

مَیں جمعہ کے بعد جنازے بھی پڑھاؤں گا، کچھ افسوسناک خبریں ہیں۔ پہلا جنازہ جو ہوگا وہ تو مکرم میاں لئیق احمد طارق صاحب ابن مکرم یعقوب احمد صاحب فیصل آباد کا ہے جن کو 28 مئی کو شرپسندوں نے اپنی دکان سے گھر آتے ہوئے شہید کر دیا تھا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ ان کے ماتھے اور پیٹ پر گولیاں لگیں۔ رات کو ہسپتال میں لے کر گئے لیکن بہرحال جانبر نہیں ہوسکے اور شہادت کا رتبہ پایا۔ ان کی عمر 54 سال تھی۔ یہ اپنے گھر کے سامنے ہی آ رہے تھے۔ ان کا بیٹا پہلے ہی موٹر سائیکل پر گھر میں آ گیا تھا۔ اس نے دیکھا کہ دو تین آدمی گھر کے سامنے کھڑے ہیں۔ ان کو دیکھ کے بیٹے نے فون کرنے کی کوشش کی لیکن یہ پیچھے کار میں آ رہے تھے۔ جلدی پہنچ گئے اور ایک جگہ سپیڈ بریکر پر جب کار ہلکی کی تو وہیں ان بدبختوں نے فائر کیا۔ ان کے ماتھے پہ گولی لگی اور پھر قریب جا کے اور فائر کئے۔ بہرحال اللہ تعالیٰ شہید کے درجات بلند فرمائے اور ان کے لواحقین کو بھی صبر جمیل عطا فرمائے۔ آپ موصی تھے اور آپ کے والد کے پڑدادا بھی حضرت فضل الٰہی صاحب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابی تھے۔ جماعت کی خدمات کرتے ہوئے مختلف عہدوں پر خدمات کا موقع ملا۔ بڑے محبت کرنے والے تھے۔ آپ کے پسماندگان میں آپ کی والدہ ہیں، 78 سال کی بوڑھی ہیں اور اہلیہ کے علاوہ دو بیٹے اور تین بیٹیاں ہیں۔ آپ کے ایک بھائی یہاں رہتے ہیں۔ انہوں نے مجھے بتایا کہ ان کی وفات کا سن کے جب انہوں نے والدہ کو فون کیا تو یہ تو اپنے جذبات پہ کنٹرول نہیں رکھ رہے تھے لیکن والدہ نے ان کو تسلی

دلائی کہ تم کو جذباتی ہونے کی کیا ضرورت ہے۔ مجھے تو بڑا فخر ہے کہ مَیں شہید کی ماں بن گئی ہوں۔تو یہ مائیں ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت میں آ کر جن کے وہ نمونے ہمیں نظر آتے ہیں جو قرون اولیٰ میں نظر آتے تھے۔

دوسرا جنازہ غلام مصطفیٰ صاحب اسسٹنٹ سب انسپکٹر پولیس (ASI) کا ہے جن کی عمر 49 سال تھی۔ پچھلے دنوں لاہور میں جس بلڈنگ میں بم دھما کہ ہوا ہے اس میں وہاں ان کی بھی شہادت ہوئی۔

پھر ایک جنازہ ہے ممتاز بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم نثار احمد صاحب آف چنائی انڈیا کا۔ یہ بیمار ہوئیں اور 30 مئی کو وفات پا گئی تھیں۔ان کی ایک 8 سالہ چھوٹی بچی ہے۔ یہاں جماعت کی مخالفت بڑے زوروں پر ہے۔ ہندوستان میں اس جگہ سینٹ تھامس ماؤنٹ میں مسلمانوں کا ایک قبرستان ہے۔گزشتہ 30 سال سے احمدی وہاں جنازوں کی تدفین کررہے تھے۔ جب مرحومہ کی تدفین کے لئے وہاں گئے تو اچانک اردگرد سے مسلمان مولوی اکٹھے ہوگئے اورانہوں نے کہا کہ یہ مسلمانوں کا قبرستان ہے۔ یہاں ہم اس کی تدفین نہیں کرنے دیں گے۔ خیر ان کی تدفین تو ہوگئی۔احمدی واپس آ گئے تو کچھ دیر کے بعد مزید لوگ اکٹھے ہو کے وہاں گئے اورانہوں نے قبر کھود کر نعش کو باہر نکال کر رکھ دیا۔ پولیس وہاں موجود رہی لیکن کہا کہ ہم تو مولویوں کے آگے کچھ کر نہیں سکتے تھے۔ان مولویوں نے، جو دین کے علمبردار بنے پھرتے ہیں ہر جگہ اسلام کے نام کو بدنام کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی۔ یہ صف اوّل کے ان لوگوں میں شامل ہیں جن کے بارہ میں علماءِ سُوء کا لفظ استعمال کیا جاتا ہے۔ بہرحال پھر پولیس نے دوبارہ ان کو دوسرے قبرستان میں دفنا دیا۔ان کا بھی جنازہ پڑھاؤں گا۔

پھر ایک جنازہ مبارکہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب مرحوم کھاریاں کا ہے۔ یہ ہمارے مبلغ چوہدری منیر احمد صاحب جو امریکہ میں ہیں، ایم ٹی اے کا اَرتھ سٹیشن چلاتے ہیں ان کی والدہ ہیں۔ان کی گزشتہ دنوں وفات ہوئی ہے۔ان کے خاوند مرچنٹ نیوی میں تھے اور نیوی کے ساتھ سفر کرتے تھے۔نیوی میں جہاز میں جہاں بھی جاتے تھے احمدیت کی تبلیغ بہت شوق سے کیا کرتے تھے بلکہ بے تحاشا جماعت کا لٹریچر رکھا ہوتا تھا۔انہوں نے کئی جگہ جماعتیں بھی قائم کیں۔ یہ ان کی اہلیہ تھیں۔

چوتھا جنازہ جعفر احمد خان کا ہے جو نواب عباس احمد خان صاحب مرحوم کے بیٹے تھے۔ یہ جسمانی لحاظ سے تو معذور تھے لیکن دماغی لحاظ سے بڑے ایکٹو (Active) تھے۔موصی بھی تھے اور میرے پھوپھی زاد تھے۔ حضرت صاحبزادی امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ کے پوتے اور حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب کے نواسے تھے۔

اللہ تعالیٰ ان کے ساتھ مغفرت کا سلوک فرمائے اور ان سب مرحومین سے بھی۔ان کے درجات بلند فرمائے اور ان کے لواحقین کو صبر عطا فرمائے۔ابھی نماز جمعہ کے بعد نماز جنازہ غائب ادا کی جائے گی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں

تمام احباب جماعت کو صد سالہ خلافت جوبلی مبارک!

الفضل جیولرز

پتہ : صرافہ بازار سیالکوٹ پاکستان

طالب دُعا: عبدالستار 0092-321-8613255 ☆ عمیر ستار 0092-321-6179077

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.

Love For All, Hatred For None

AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088 TIN : 21471503143

محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں

خالص سونے کے زیورات کا مرکز

الفضل جیولرز — اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ — **کاشف جیولرز**

چوک یادگار حضرت اماں جان ربوہ
فون 047-6213649

گولبازار ربوہ
047-6215747

ہم تو خوشبو کی طرح پھیلے جہاں میں چارسو

بند تم نے کردیئے جلسے جو پاکستان میں
اب منعقد شان سے ہوتے ہیں انگلستان میں

ہوں میسر جن کو پَر اُڑ اُڑ کے جاتے ہیں ضرور
اور جو بے پَر ہیں رہتے ہیں اِسی ارمان میں

ایم ٹی اے کا ہو بھلا یہ زخمِ فُرقت کی دوا
اِس کا حصہ خوب ہے اس درد کے درمان میں

گھر میں ہر اِک احمدی کے جلوہ فرما ہیں حضور
تازگی آتی ہے اُن کو دیکھ کر ایمان میں

سلسلہ جلسوں کا امریکہ میں کینڈا میں بھی
پھر تسلسل جرمنی میں، چین میں، جاپان میں

نُورِ حق سے جگمگا اُٹھا ہے افریقہ بھی آج
سب پہ بازی لے گیا مہدؑی کی وہ پہچان میں

الغرض میں نام گنواؤں تو کس کس ملک کا
سب کے سب باندھے گئے بیعت کے اک پیمان میں

شش جہت میں گونجتی ہے آج اُس کی بازگشت
وہ جو مدھم سی صدا اُٹھی تھی ہندوستان میں

ہم تو خوشبو کی طرح پھیلے جہاں میں چارسو
تم مقیّد ہوگئے پر نفس کے زندان میں

(ارشاد عرشی ملک، اسلام آباد پاکستان)

مُرشدَم۔مُرشدَم

(خلافت احمدیہ کی دوسری صدی کے جماعت احمدیہ برطانیہ کے دوسرے جلسہ سالانہ کے کامیاب انعقاد پر ہدیہءتبریک)

مُرشدم ، مُرشدم ۔ دلبرم ، دلبرم
دلبرم ، مُرشدم ۔ مُرشدم ، دلبرم

☆☆☆

شوق پیمان میں جوشِ ایمان میں
دل بکف ، صف بہ صف یہ غلام آئے ہیں
طشت تبریک میں رکھ کے جاں لائے ہیں
مُرشدم ، مُرشدم ۔ دلبرم ، دلبرم
دلبرم ، مُرشدم ۔ مُرشدم ، دلبرم

☆☆☆

ہو مبارک نیا دورِ فتح و ظفر
جس کا آغاز ہے آپ سا تاجور
آپ پر وقت نے پھول برسائے ہیں
مُرشدم ، مُرشدم ۔ دلبرم ، دلبرم
دلبرم ، مُرشدم ۔ مُرشدم ، دلبرم

☆☆☆

جو کہا آپ نے حرزِ جاں کر لیا
پیار سے آپ کے روح کو بھر لیا
زندگی کے ہنر آپ سے پائے ہیں
مُرشدم ، مُرشدم ۔ دلبرم ، دلبرم
دلبرم ، مُرشدم ۔ مُرشدم ، دلبرم

☆☆☆

قبلہ گاہِ وفا آبروئے حرم
نعمت ایزدی نور و نکہت قدم
آپ کے روبرو چاند شرمائے ہیں
مُرشدم ، مُرشدم ۔ دلبرم ، دلبرم
دلبرم ، مُرشدم ۔ مُرشدم ، دلبرم

☆☆☆

اک اشارے پہ ہے آپ کے منحصر
آپ مانگیں اگر پیش کر دیں یہ سر
آپ تن ہیں تو ہم آپ کے سائے ہیں
مُرشدم ، مُرشدم ۔ دلبرم ، دلبرم
دلبرم ، مُرشدم ۔ مُرشدم ، دلبرم

☆☆☆

(جمیل الرحمٰن)

''سید الشہور''
رمضان المبارک کے افضال و برکات

قیام الدین برق،
مبلغ سلسلہ، کشن گڑھ
راجستھان

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک حدیث میں رمضان المبارک اور روزوں کی افضلیت کچھ یوں بیان فرمائی ہے:۔

''اس ماہ مبارک میں پہلی رات سے آسمان و جنت اور رحمت کے دروازے کھولے جاتے ہیں اور شیاطین اور سرکش جکڑ دئے جاتے ہیں۔ دوزخ کے دوازے بند کردئے جاتے ہیں اور تاختم رمضان نہیں کھلتے۔ رمضان کی ہر رات میں ندا کی جاتی ہے۔ اے نیکی کرنے والے نیکی کر اور اے گناہ کرنے والے گناہ سے باز'' (بخاری۔ مسلم۔ ترمذی)

حضرت اقدس امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

''شروع رمضان سے ہی حقوق اللہ اور حقوق العباد کی طرف توجہ ہو تو تبھی ایسی نیکیاں بجائی لا جاسکتی ہیں جن کے نتیجہ میں جہنم کے دروازے بند ہوں گے اور جنت کے دروازے کھلے ہوں گے''۔

(خطبہ فرمودہ ۱۴ ؍نومبر ۲۰۰۳ء بمقام مسجد فضل لندن)

اسی طرح حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ جنت کے دروازے کھلنے اور جہنم کے دروازے بند ہوجانے والی حدیث کی تشریح میں فرماتے ہیں:۔

''سوال یہ ہے کہ خواہ آسمان کے دروازے ہوں یا جنت کے، ان دروازوں سے کیا مراد ہے اور جو دروازے بند کئے جاتے ہیں وہ جہنم کے کون سے دروازے ہیں اور کس قسم کی زنجیریں ہیں جن میں شیطان جکڑا جاتا ہے ایک بات تو قطعی ہے کہ اس کے عمومی معنے درست نہیں۔ کیونکہ جہاں تک رمضان کے مہینے کا تعلق ہے اس مہینہ میں دنیا کی بھاری اکثریت پہلے کی طرح فسق و فجور میں مبتلا رہتی ہے اور رمضان کی قطعاً پرواہ نہیں کرتی۔ پس یہ کہنا کہ اس مہینہ میں شیطان جکڑا جاتا ہے یا رحمت کے دروازے کھول دئے جاتے ہیں ...... یہ دراصل حدیث کے مفہوم کو نہ سمجھنے کا نتیجہ ہے۔ آنحضرت ﷺ نے جب یہ فرمایا اذدخل شھر رمضان کہ جب شہر رمضان داخل ہو جاتا ہے تو اس سے یہ مراد نہیں کہ بالعموم ساری دُنیا پر برکتیں لے کر آتا ہے بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ رمضان کا مہینہ وہاں برکتیں لے کر آتا ہے جہاں جہاں وہ داخل ہوتا ہے اور جس انسان کے وجود میں رمضان کا مہینہ داخل ہو جائے گا اس کے جہاں میں نیک تبدیلیاں پیدا ہو جائیں گی یعنی وہ انسان جو اپنے آپ کو رمضان کے تابع کردے گا تو گویا رمضان المبارک اپنی ساری برکتوں کے ساتھ اس انسان میں داخل ہوگا۔ ایسے انسان کے جہان میں جو بھی جنت کے دروازے ہیں وہ سارے کھل جائیں گے اور جہنم کے جتنے دروازے ہیں بند کردیے جائیں گے''۔ (خطبہ جمعہ فرمودہ ۳۰ مئی ۱۸۸۶ء)

ایک اور حدیث میں رمضان المبارک کی برکت کے متعلق یوں آتا ہے کہ اس ماہِ مبارک کی ہر رات اللہ عزوجل کی طرف سے صبح صادق تک منادی کی جاتی ہے کہ کوئی سائل ہے جس کو خداوند کریم دے کوئی تائب ہے جس کی وہ توبہ قبول کرے۔ کوئی استغفار کرنے والا ہے جس کی گناہوں کو معاف کردے یا کوئی دُعا کرنے والا ہے جس کی دُعا قبول کرے۔ (بیہقی) ایک مرتبہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے آخر ماہِ شعبان میں خطبہ دیا اور فرمایا اے لوگو ایک بڑا بابرکت مہینہ آرہا ہے جس میں نفلی عبادت کا ثواب اور دنوں کے فرائض برابر ہیں۔ یہ صبر کا مہینہ ہے اور صبر کا اجر جنت ہے۔ اس مہینہ کا اوّل حصہ نزولِ رحمت درمیانی حصہ بخشش اور آخری حصہ دوزخ سے خلاصی پانے کا ہے۔

نماز تراویح کا اہتمام

رمضان کریم کی برکت میں سے ایک نماز تراویح ہے: چنانچہ حدیث میں آتا ہے کہ کسی نے حضرت عائشہؓ سے پوچھا کہ کیف کانت صلوۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی رمضان فقالت ماکان یزید فی رمضان ولا فی غیرہ علی احدی عشرۃ رکعۃ رسول اللہ رمضان میں کتنی رکعت پڑھتے تھے؟ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ آپ رمضان اور غیر رمضان میں گیارہ رکعت سے زیادہ نہیں پڑھتے تھے۔ اس تعلق سے حکم وعدل حضرت امام الزمان مہدی علیہ السلام کے دوگراں قدر اقتباس پیش خدمت ہیں:۔

''ایک صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے دریافت کیا کہ رمضان شریف میں رات کو اُٹھنے اور نماز پڑھنے کی تاکید ہے لیکن عموماً محنتی مزدور، زمیندار لوگ جو ایسے اعمال کے بجالانے میں غفلت کرتے ہیں اگر اوّل شب میں ان کو گیارہ رکعات تراویح بجائے آخر شب کے پڑھادی جائے تو کیا جائز ہوگا؟ حضرت اقدس نے فرمایا'' کچھ حرج نہیں پڑھ لیں''

(بدر ۱۸؍ اکتوبر ۱۹۰۶ء بحوالہ فتاویٰ حضرت مسیح موعود صفحہ ۱۲۹)

ایک اور مقام پر فرمایا:۔

''آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت دائمی تو وہی آٹھ رکعات ہیں اور آپ تہجد کے وقت ہی پڑھا کرتے تھے اور یہی افضل ہے مگر پہلی رات بھی پڑھ لینا جائز ہے ایک روایت میں ہے کہ آپ نے رات کے اوّل حصہ میں اسے پڑھا۔ ۲۰ رکعات بعد میں پڑھی گئیں مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت وہی تھی جو پہلے بیان ہوئی''۔ (بحوالہ فتاویٰ مسیح موعود صفحہ ۷۲)

لیلۃ القدر کے فضائل و احکام

رمضان المبارک کے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں سے ایک ''شب قدر'' ہے حدیث شریف میں ذکر ہے کہ اس رات سورج غروب ہوتے ہی فرشتہ جبرائیل زمین کے سنگریزوں سے بھی زیادہ تعداد میں فرشتوں کے ساتھ نازل ہوتے ہیں اور سب جگہ پھیل جاتے ہیں۔ اس رات کی عبادت ہزار مہینوں کی عبادت سے افضل ہے۔ لیلۃ القدر خیر من الف شھر۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہؓ کو یہ دُعا پڑھنے کے لئے بتائی اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ یعنی اے اللہ تو درگزر کرنے والا ہے۔ درگزر کو پسند کرتا ہے۔ پس تو میری خطاؤں سے درگزر فرما۔

اعتکاف

رمضان المبارک بذریعہ اعتکاف مومنوں کو خدا تعالیٰ کی رحمتوں اور برکتوں کو جذب کرنے کا ایک سنہری موقع فراہم کرتا ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ:

خدا کی راہ میں ایک دن اعتکاف کرنے والے اور جہنم کے درمیان اللہ تعالیٰ تین ایسی خندقیں بنادے گا جن کے درمیان مشرق و مغرب کے مابین فاصلہ سے بھی زیادہ ہوگا۔ (حدیث نبوی)

حضرت عائشہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں کہ:۔

'' آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف فرماتے تھے۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو وفات دی۔ آپ کے بعد آپ کی ازواج مطہرات بھی اعتکاف فرماتی رہیں''۔ (بخاری کتاب الصوم)

دراصل اعتکاف کے معنے ٹھہرنے کے ہیں شرعی محاورہ میں دنیا کے تمام کاروبار کو چھوڑ کر عبادت کی نیت اور رضائے الٰہی کی غرض سے مسجد میں (یا گھر کے کسی مخصوص مقام میں) ٹھہر کر عبادت کرنے کو اعتکاف کہتے ہیں۔ بحالتِ اعتکاف کثرت سے نفلی نمازوں، قرآن مجید کی تلاوت اور ذکر الٰہی میں مشغول رہنا چاہئے۔

رمضان اور تلاوت قرآن

رمضان المبارک اور قرآن مجید کا گہرا تعلق ہے چنانچہ اس ماہ میں تلاوت قرآن کی برکات بھی مختلف النوع ہوتی ہیں۔ حدیث شریف سے ثابت ہے کہ ماہ رمضان میں کثرت سے تلاوت کرنی چاہئے اسی مضمون کی طرف توجہ دلاتے ہوئے حضرت مصلح موعودؓ تفسیر کبیر جلد ۲ صفحہ ۳۹۳ میں فرماتے ہیں:۔

''پس رمضان کلام الٰہی کو یاد کرانے کا مہینہ ہے اس لئے رسولِ کریمؐ نے فرمایا کہ اس مہینہ میں قرآن کریم کی تلاوت زیادہ کرنی چاہئے اور اسی وجہ سے ہم بھی اسی مہینہ میں درس قرآن کا انتظام کرتے ہیں۔ دوستوں کو چاہئے کہ اس مہینہ میں زیادہ سے زیادہ تلاوت کیا کریں اور قرآن کریم کے معانی پر غور کریں تا کہ ان کے تلاوت کے اندر قربانی کی روح پیدا ہو جس کے بغیر کوئی قوم ترقی نہیں کرسکتی''۔

اسی ضمن میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ فرماتے ہیں:۔'' اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اس قدر عظیم کتاب کو ہم نے رمضان کے مہینہ میں نازل کرنا شروع کیا تھا۔ شھر رمضان الّذی انزل فیہ القرآن اور اسے (سارے کے سارے) اپنے اپنے وقت پر رمضان میں نازل کرتے رہے جیسا کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ ہر ماہ رمضان میں اللہ تعالیٰ کے حکم سے جبریل علیہ السلام نزول فرماتے اور میرے ساتھ قرآن کریم کا دور کیا کرتے۔ اس رمضان میں جتنا حصہ قرآن کریم کا نازل ہو چکا ہوتا اس کا دور نزول کے ذریعہ جبریل علیہ السلام حضرت رسول اکرم ﷺ سے کرتے۔ ایک دفعہ پھر دوسری دفعہ پھر تیسری دفعہ نزول ہوتا رہتا ہے اور آخری سال نبی کریمؐ نے فرمایا کہ جبریل علیہ السلام نے دو دفعہ میرے ساتھ قرآن کریم کا دور کیا ہے۔ غرض اتنی عظیم کتاب کا اس مہینہ میں بار بار نزول ہونا اور پھر اس مہینہ میں نازل ہونا بتاتا ہے کہ یہ ماہ بھی بہت سی برکتیں اپنے اندر رکھتا ہے۔ پس فرمایا کہ یہ مہینہ وہ ہے جس کے بارہ میں قرآن کریم کے احکام بھی پائے جاتے ہیں اس کے علاوہ اس کا قرآن کریم کے ساتھ بڑا گہرا تعلق ہے اور جو قرآنی برکتیں اللہ تعالیٰ نے اس آیت یعنی شھر رمضان الذی انزل فیہ القرآن ...... الخ) میں بیان کی ہیں جن کا اختصار کے ساتھ میں نے ذکر کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے کہ اگر ان برکتوں کو حاصل کرنا چاہتے ہو تو رمضان کی عبادتوں سے پورا پورا فائدہ اٹھاؤ''

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۴ ؍نومبر ۱۹۶۷)

قبولیت دُعا کا مہینہ

ماہ رمضان کو قبولیت دُعا کا مہینہ بھی کہا گیا ہے۔ رمضان المبارک کو دُعا کو ایک گہرا اٹوٹ علاقہ بھی ہے چنانچہ اللہ پاک نے جب روزوں کی فرضیت اور اس کے احکام نازل فرمائے تو ساتھ ہی یہ بھی فرمادیا:۔

وَاِذَا سَاَلَکَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ اُجِیْبُ دَعْوَۃَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ فَلْیَسْتَجِیْبُوْالِیْ وَلْیُؤْمِنُوْابِیْ لَعَلَّھُمْ یَرْشُدُوْنَ۔ (سورۃ البقرۃ:۱۸۷)

اس آیت کے مضمون میں عظمت رمضان کے ساتھ ساتھ دُعا کی قبولیت کا بھی بخوبی علم ہوتا ہے۔ صاف صاف بتایا گیا ہے کہ دُعا اس ماہ میں تمام شرائط کے ساتھ کرو تو میں ضرور قبول کروں گا۔ حقیقت یہ ہے کہ اس ماہ مبارک میں اپنے روزوں کو دُعاؤں سے سجانا ہوگا اور اپنے آنسوؤں سے ان روزوں کو تر رکھنا ہوگا اور خدا کے حضور عاجزی و انکساری کا مجسمہ بن کر ابتہال کے ساتھ گڑگڑا کر اپنے دلوں کی پیاس کو بجھانے کی کوشش کرنی ہوگی۔

حدیث شریف میں آتا ہے کہ'' تین اشخاص کی دُعا کبھی رد نہیں کی جاتی ایک امام عادل کی دُعا۔ دوسرے روزہ دار کی دُعا یہاں تک کہ وہ افطار کرے...... ان دُعاؤں کیلئے آسمانوں کے دروازے کھولے جاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میری عزت کی قسم! (اے دُعا کرنے والے) میں تیری مدد کروں گا خواہ کچھ وقت کے بعد ہی کیوں نہ ہو''۔ (ابن ماجہ)

اب حضرت اقدس امام مہدی علیہ السلام کی دُعا کی اہمیت کے تعلق سے دو خوبصورت اقتباس پیش خدمت ہیں۔ فرمایا:'' میں اپنے ذاتی تجربہ سے بھی دیکھ رہا ہوں کہ دُعاؤں کی تاثیر آب و آتش کی تاثیر سے بڑھ کر ہے'' (برکات الدعا)

نیز فرمایا:'' ساری عقدہ کشائیاں دُعا سے ہو جاتی ہیں'' (الحکم ۱۷ مارچ ۱۹۰۳ء)

آخر پر اللہ رب العالمین سے دُعا ہے کہ وہ ہمیں رمضان المبارک کی برکات سے توفیق دے۔

(آمین) ....

جلسہ سالانہ کے متعلق میرے تاثرات

محمد یوسف انوؔر
استاذ
جامعہ احمدیہ قادیان

یہ محض خدا تعالیٰ کا بے حد فضل وکرم اور احسان ہے اور حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ کی خاص شفقت و محبت ہے کہ امسال حضور نے قادیان سے گیارہ نمائندگان کو جلسہ سالانہ برطانیہ میں شرکت کی منظوری عنایت فرمائی۔ خاکسار بھی ان خوش قسمت نمائندگان میں شامل تھا۔ الحمدللہ۔

ویزہ کے تعلق سے کارروائی کے ضمن میں جملہ نمائندگان کو صرف کچھ ایام کیلئے دہلی جانا پڑا۔ باقی کارروائی نظارت امورعامہ نے کی اور بآسانی لندن کا ویزہ مل گیا۔

قافلہ کی قادیان سے اجتماعی روانگی:

نمائندگان کے علاوہ قادیان سے کچھ مستورات اور چالیس سے زیادہ نوجوان احباب بھی جلسہ سالانہ برطانیہ میں شمولیت کی غرض سے ہمارے ساتھ روانہ ہوئے۔ مورخہ ۲۰ جولائی کی رات کو ہی محترم محمد انعام صاحب غوری ناظر اعلیٰ قادیان نے بعد نماز عشاء اجتماعی دُعا کرائی پھر ٹھیک رات ایک بجے ہم لوگ مسجد مبارک کے پاس جمع ہوئے اور محترم ڈاکٹر حافظ صالح محمد الہ دین صاحب صدر انجمن احمدیہ کی قیادت میں ہم امرتسر کے لئے روانہ ہوگئے۔ 21 جولائی کو صبح ایئر انڈیا فلائیٹ پر ساڑھے چھ بجے صبح لندن کیلئے روانہ ہوگئے نمائندگان میں سوائے حافظ صاحب موصوف کے باقی سب کا یہ پہلا لندن کا سفر تھا اور اکثر پہلی مرتبہ جہاز میں سوار ہوئے۔

یہ سفر ساڑھے آٹھ گھنٹے کا تھا۔ جہاز میں سوار ہوکر جہاں ہم خدا کے حضور دُعا گو تھے وہاں خدا تعالیٰ کے شکر کے جذبات دل میں موجزن تھے۔ اس جہاز کی بلندی قریباً گیارہ کلومیٹر تھی اور سات ہزار کلومیٹر کا فاصلہ طے کرنے کیلئے قریباً جہاز سات سو کلومیٹر فی گھنٹہ کی رفتار سے چلتا رہا۔ آخر کار یہ جہاز لندن کے وقت کے مطابق دن کے ساڑھے بارہ بجے لندن ایئرپورٹ پر پہنچا جہاں ایئرپورٹ کے باہر جماعت احمدیہ برطانیہ نے مہمانان کرام کو رہائش گاہ تک لے جانے کیلئے گاڑیوں کا معقول انتظام کیا ہوا تھا۔ ہم لوگ جہاز سے اُترے۔ اللہ کا شکر ادا کیا۔ باہر آکر چند احمدی افراد ملے اور اُنہوں نے ہم سب کو الگ الگ گاڑیوں میں سوار کرکے رہائش گاہ کیلئے روانہ کیا۔ نمائندگان کا قافلہ مسجد فضل جبکہ باقی افراد کو بیت الفتوح پہنچایا گیا۔ ہم لوگ ٹھیک دو بجے مسجد میں پہنچ گئے اور نماز ظہر وعصر حضور انور کی اقتداء میں پڑھی۔

حضوانور کی خاص شفقت و ہدایت پر ہمارے قیام وطعام کا انتظام مسجد فضل کے قریب ہی کیا گیا تھا جس کی وجہ سے پانچوں نمازیں حضور کی اقتداء میں پڑھنے کی سعادت ملی۔ الحمدللہ۔

قیام وطعام کا بہت اعلیٰ انتظام تھا۔ محترم ظہیر احمد چوہدری صاحب اور ان کے رفقاء کے ہم بہت مشکور ہیں اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے۔ آمین۔

حضور اقدس سے انفرادی ملاقات کا شرف:

جلسہ سالانہ سے پہلے حضور انور سے ملاقات کا سلسلہ شروع ہوچکا تھا۔ امیر صاحب قافلہ نے بھی حضور انور کی خدمت میں درخواست دی چنانچہ حضور نے ازراہ شفقت جلسہ سے پہلے ہمیں بھی انفرادی ملاقات کا شرف بخشا۔ اس طرح سے ہماری ایک خواہش اور تمنا پوری ہوگئی کہ ہم لوگ جاتے ہی پیارے آقا سے ملے اور معانقہ کیا اور حضور کے ساتھ انفرادی فوٹو بھی لیا۔

حديقة المهدی میں جلسہ سالانہ اور انتظامات کا ایک مختصر جائزہ:

واضح ہو کہ جماعت احمدیہ نے کچھ سال پہلے لندن سے قریباً ساٹھ کلومیٹر دور ایک بہت بڑا رقبہ خریدا ہے جہاں چند سال سے جماعت احمدیہ برطانیہ کا سالانہ جلسہ منعقد ہورہا ہے۔ حدیقۃ المہدی کے تعلق سے قارئین بدر کے ازدیاد علم کیلئے عرض ہے کہ یہ ایک غیر آباد جگہ ہے جہاں آس پاس کسی قسم کی کوئی آبادی نہیں ہے نہ کوئی وہاں پر رونق ہوتی ہے نہ کوئی فصل اُگائی جاسکتی ہے۔ نہ وہاں کسی قسم کی تعمیر کی ہی اجازت ہے ایک خالی میدان ہے اور شہر سے بہت دور ہے۔ ہر چیز لندن شہر سے خرید کر وہاں لے جانی پڑتی ہے۔ ایک اینٹ لگانا اور ایک اینٹ اُکھیڑنا بھی منع ہے۔ لیکن آپ حیران ہوں گے اور واقعی یہ تعجب کی بات ہے کہ ۲۷ ہزار افراد کے لئے اس غیر آباد جگہ پر عارضی طور پر جلسہ کے تین دنوں کیلئے تمام انتظامات مکمل کرنا کوئی آسان بات نہیں ہے لیکن اللہ کے فضل اور حضور انور کی خاص ہدایت رہنمائی اور دُعاؤں کے طفیل جماعت احمدیہ یوکے خاص کر لندن کے مرد وزن دن رات ایک کرکے اس جگہ کو جلسہ سالانہ کے عظیم الشان انعقاد کے قابل بنا دیتے ہیں اور بڑی آسانی سے جملہ مہمانان کرام کیلئے سارے انتظامات پایہ تکمیل تک پہنچ جاتے ہیں اور ایک غیر آباد جگہ بظاہر ایک چھوٹا شہر نظر آتا ہے۔

جلسہ میں مردوں اور مستورات کیلئے دو بڑے ہال قیام وطعام کے ہال اور بیوت الخلاء اور دیگر تمام ضروریات میسر ہوتی ہیں۔ انسان یہ سارے انتظامات دیکھ کر دنگ رہ جاتا ہے۔ خاکسار۔ خدام وانصار لجنہ کے کام سے بہت متاثر ہوا۔ ماشاء اللہ خلافت کی برکت اور پیارے امام کی صحبت میں رہ کر ان لوگوں میں ایک نمایاں تبدیلی نظر آتی ہے جو کہ قابل رشک ہے۔ سونے پر سہاگہ یہ کہ ان تین ایام میں وہاں پر ایک پاک اور روحانی ماحول دکھائی دیتا ہے۔ جیسا کہ دنیا بھر کے احمدی ایم ٹی اے کے ذریعہ دیکھتے ہیں کہ دونوں ہال افراد جماعت سے جلسہ کے وقت بھرے رہتے ہیں اور پوری خاموشی کے ساتھ لوگ جلسہ سنتے ہیں۔

معزز شخصیات کی جلسہ میں شمولیت:

ہر سال کی طرح امسال بھی دنیا بھر کے احمدی افراد کے علاوہ بعض مختلف ممالک کی معزز شخصیات، ممبران پارلیمنٹ، منسٹر صاحبان، اور حکام کے نمائندگان بھی اسی جلسہ میں شامل تھے وہ لوگ بھی اس پاک اور وحانی ماحول وجلسہ سے بہت متاثر ہوئے اور اپنے خیالات بیان کرتے ہوئے اس کا اُنہوں نے ذکر بھی کیا۔ ان سب کے قیام وطعام کا بھی معقول انتظام تھا۔ اس میں ذرّہ بھی شک نہیں کہ تمام رضا کاران پوری محنت لگن جذبے وخلوص سے دن رات کام کرتے ہیں اور مہمانوں کی مہمان نوازی میں بھرپور حصہ لیتے ہیں۔ ایم ٹی اے کے کارکنان بھی بہت محنت کرتے ہیں بظاہر جو چیز ناممکن نظر آرہی ہوتی ہے خدا کے فضل سے اور خلافت کی برکت سے وہ سب کچھ ممکن ہوجاتا ہے۔

وکالت تبشیر کی طرف سے خصوصی دعوت:

جلسہ گاہ میں دنیا بھر کے احمدی نمائندگان اور دیگر غیر از جماعت نمائندگان امراء صاحبان کی ایک خصوصی دعوت کا اہتمام جلسہ گاہ کے قریب کیا گیا تھا جس میں ازراہ شفقت پیارے حضور انور بھی رونق افروز تھے قادیان کے نمائندگان بھی اس دعوت میں مدعو تھے اس موقع پر بھی اراکین نے نہایت شاندار انتظامات کئے تھے اور خود دفتر کے متعلقہ افراد پورے انتظامات کرتے رہے اور جائزہ لیتے رہے۔

یہاں یہ بات لکھنی بھی ضروری ہے کہ جلسہ سے قبل جمعہ تھا حضور انور نے جلسہ گاہ میں خطبہ دیا اور نماز پڑھائی اُس دن شدید بارش ہوئی اور منتظمین بہت فکر مند ہوئے کیونکہ بارش کی وجہ سے وہاں ٹریفک کا مسئلہ پیدا ہوتا ہے اور چلنے پھرنے میں دقت ہوتی ہے اور بڑی عمر کے لوگوں کے لئے بہت دشواری ہوتی ہے۔ ایم ٹی اے کے ذریعہ بارش کی آواز دنیا بھر کے احمدیوں نے سنی چنانچہ حضور انور نے دُعا کا اعلان فرمایا اور حضور انور نے نماز میں دُعا کی۔ اللہ کے فضل سے موسم بہت خوشگوار ہوا اور تینوں دن موسم بہت اچھا رہا اور کسی قسم کی دقت پیش نہ آئی۔ جلسہ سالانہ کی خاص بات یہ رہی کہ حضور انور نے تینوں دن بصیرت افروز خطابات فرمائے۔ اور دوسرے دن لجنہ اماء اللہ کے جلسہ گاہ میں خطاب فرمایا۔

حضور اقدس کا اختتامی خطاب:

اللہ کے فضل سے اور حضور کی خاص شفقت سے ہم لوگوں کو اسٹیج پر بیٹھنے کا موقع ملتا رہا۔ تینوں دن ہم نے جلسہ کی پوری کارروائی سنی اور دیکھی اگرچہ سارے پروگرام ہی اچھے تھے لیکن حضور انور کا اختتامی خطاب ہم نے دنیا بھر کے احمدیوں نے سنا اور دیکھا۔ نہایت بصیرت افروز پرمعارف، ولولہ انگیز اور پرکشش خطاب تھا۔ یہی وجہ ہے کہ جب حضور نے عرب والوں کو مخاطب کیا تو جلسہ میں موجود عرب بھائیوں نے اُسی وقت اپنے دلی جذبات کا اظہار کیا اور جلسہ میں دیگر تمام افراد نے بھی عہد کیا کہ اے امیر المؤمنین ہم ضرور اپنے عہد کو پورا کریں گے اور اسلام واحمدیت کی تبلیغ کو اپنے اپنے علاقے میں جاکر دوسروں تک پہنچانے میں ہر ممکن کوشش کریں گے۔

اُس وقت تمام سامعین کھڑے ہوگئے یہ منظر دیکھنے والا تھا۔ میں اس منظر کو کبھی نہیں بھول سکتا اُس وقت ہر احمدی کے دلی جذبات کو صرف ایک احمدی یا اُس کا خدا جانتا ہے تمام احباب جماعت پر ایک عجیب کیفیت طاری ہوگئی، خود حضور انور بھی خوشی کے جذلات میں خاموش رہے اور کافی دیر تک کھڑے رہے پھر کچھ ترانے اور نظمیں احمدی احباب نے پیش کیں۔ غرض یہ کہ جلسہ ہر لحاظ سے بہت کامیاب رہا اور کسی قسم کا کوئی مسئلہ پیدا نہیں ہوا۔

یوکے جماعت اور افریقن بھائیوں کی جانب سے دعوت:

جلسہ کے بعد پہلے یوکے جماعت کی جانب سے تمام نمائندگان اور خصوصی دیگر مہمانان کی دعوت کی گئی اور اُس کے بعد افریقن بھائیوں نے بھی اس طرح کی دعوت کا اہتمام کیا۔ دونوں دعوتوں میں ہم لوگوں کو بھی مدعو کیا گیا تھا اور حضور انور بھی ان میں رونق افروز تھے۔

مبلغین کرام کی میٹنگ:

وکالت تبشیر نے دنیا سے آئے ہوئے تمام مبلغین کرام اور دیگر مخصوص افراد کی ایک خصوصی میٹنگ حضور اقدس کی صدارت میں محمود حال میں منعقد کی تھی۔ تلاوت قرآن پاک کے بعد حضور انور نے مبلغین انچارج صاحبان اور دیگر کچھ مبلغین سے باری باری وہاں اُن کے علاقہ میں تبلیغ وتربیت اور تجدید بیعت کے تعلق سے مختلف سوالات دریافت فرمائے اور آئندہ کے لائحہ عمل تیار کرنے کیلئے ہدایت فرمائی اس میٹنگ میں مکرم حافظ صالح محمد الہ دین صاحب صدر صدر انجمن احمدیہ قادیان اور خاکسار کے علاوہ مکرم مولوی محمد اسماعیل طاہر صاحب، صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت۔ مکرم مولوی زین الدین صاحب حامد ناظم دارالقضاء۔ مکرم مولوی عنایت اللہ صاحب، نائب ناظر اصلاح وارشاد قادیان شامل تھے۔ ہماری طرف سے مکرم مولوی عنایت اللہ صاحب نے حضور انور کے سوالات کے جوابات دیئے۔ اللہ

تعالیٰ ہم سب کو حضور انور کے منشاء مبارک اور ہدایات پر کما حقہ عمل کرنے کی توفیق دے۔آمین۔

سکاٹ لینڈ کا ٹور:

حضور انور کی ہدایت اور خاص شفقت پر جماعت احمدیہ یوکے کی جانب سے کئی سالوں سے جماعت احمدیہ یوکے کے باہر سے آئے ہوئے نمائندگان کو دو شفٹوں میں یوکے اور سکاٹ لینڈ کی چند جماعتوں میں سیر کرائی جاتی ہے۔ چنانچہ اس مرتبہ بھی محترم امیر صاحب یوکے کے نمائندہ محترم چوہدری حفیظ صاحب کی قیادت میں پہلا قافلہ ۲۷ افراد پر مشتمل ڈبل بس کے ذریعہ ۳؍اگست کو لندن سے روانہ ہوا۔ یہ قافلہ پہلے دن ڈیڑھ بجے برمنگھم پہنچا جہاں دو بجے نماز ظہر و عصر باجماعت احمدیہ مسجد میں ادا کی گئی پھر تعارف ہوا اس کے بعد دوپہر کے کھانے کا بہترین انتظام کیا گیا تھا۔محترم امیر صاحب اور مبلغ صاحب اور دیگر عہدیداران نے بہت تعاون کیا پھر ہم رات کو بریڈفورڈ پہنچے، یہاں پر دو مساجد ہیں دونوں برلب سڑک ہیں اور نئی مسجد بڑی اُونچی جگہ پر واقع ہے بہت دور سے یہ مسجد نہایت خوبصورت دکھائی دیتی ہے یہاں احباب جماعت موجود تھے وہاں ہم نے کچھ ناشتہ کیا اُس کے بعد دوسری مسجد میں گئے وہاں جماعت کے افراد نے رات کے قیام اور طعام کا انتظام کیا تھا۔نماز مغرب وعشاء باجماعت ادا کی گئیں پھر مہمانان کرام کا تعارف ہوا۔رات کا کھانا مشن ہاؤس میں تناول کیا گیا ۔پھر کچھ لوگ مشن ہاؤس میں کچھ لوگ احمدی احباب کے گھروں میں گئے۔ صبح ۸ بجے مشن میں آئے اور سب نے ناشتہ کیا۔اس شہر میں ایک لاکھ کے قریب مسلمان ہیں جن میں اکثریت بریلوی فرقے کی ہے ۔وہاں زیادہ تر میرپور کشمیر پاکستان کے احباب ہیں ۔۵۰۰ کے قریب یہاں احمدی ہیں یہاں کے لوگ بھی بہت محبت وخلوص سے پیش آئے ۔ ناشتہ کے بعد ہم لوگ سکاٹ لینڈ روانہ ہوگئے یہاں ہم نے دو رات قیام کیا اس دوران ہم نے کئی صحت افزا مقامات دیکھے۔سمندر دیکھا،بلیک پول دیکھا،ایک ضلع جھیل دیکھی، پانی کے جہاز میں سیر کی، گلاسگو میں میوزیم دیکھا۔مقامی امیر صاحب اور دیگر احباب نے بہت تعاون دیا۔ پیار ومحبت وخلوص سے ملے۔ رات کو مشاعرے کا بھی انتظام تھا جس میں غیراز جماعت شعراء حضرات بھی موجود تھے۔کچھ لوگ رات کو مشن ہاؤس میں رہے اور کچھ احمدی گھرانوں میں گئے۔ ۶؍اگست کو ہم وہاں سے لندن کیلئے روانہ ہوئے راستے میں ہم لوگ مانچسٹر جماعت میں دن کے دو بجے پہنچے جہاں جماعت کے افراد ہمارے استقبال کے لئے کھڑے تھے۔ہم لوگ پہلے مسجد میں گئے نمازیں ادا کیں ایک دوسرے کا تعارف کرایا گیا پھر دوپہر کے کھانے کا وہیں انتظام تھا۔ ماشاء اللہ تمام جگہوں پر مساجد بہت خوبصورت ہیں اور مشن ہاؤسز بھی ساتھ بنے ہوئے ہیں نیز بڑے بڑے ہال اور باورچی خانے بھی بنے ہوئے ہیں ۔ ہر لحاظ سے سب جگہ مناسب انتظام تھا ہمیں یہ سب کچھ دیکھ کر بہت خوشی ہوئی اور سب لوگوں کیلئے دل سے دُعائیں نکلیں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہام ’’ میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا‘‘ کی طرف بھی بار بار ذہن جاتا رہا کہ خدا تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کو کہاں کہاں تک پہنچایا ہے۔اور کس طرح محض احمدیت کے رشتے کی بناء پر احمدی لوگ ایک دوسرے سے اپنے سگے بھائیوں کی طرح ملتے ہیں اور عزت کرتے ہیں۔ اللہ کے فضل اور خلافت کی برکت سے یہ محبت واخوت کا تعلق مزید بڑھتا جارہا ہے جس سے ایمانوں میں ایک تازگی پیدا ہوتی ہے بخدا نے حضرت مسیح موعودؑ کی دعاؤں کو کس طرح قبول فرمارہا ہے۔

بہرحال ہم لوگ رات دس بجے بخیر و عافیت لندن پہنچ گئے ۔چونکہ ہمارا قیام مسجد فضل کے قریب تھا اس لئے روزانہ حضور انور کی زیارت نصیب ہوتی تھی ہم اور حضور کی اقتداء میں نمازیں ادا کرتے رہے۔

اسلام آباد لندن:

یہ جگہ وسط شہر لندن سے کافی دور ہے، نصف گھنٹہ کا گاڑی کا سفر ہے۔ یہاں ایک بہت بڑا خوبصورت میدان ہے جہاں پہلے جلسہ سالانہ بھی ہوتا رہا بعد میں جگہ کی تنگی محسوس ہوئی۔اس جگہ کافی احمدی گھرانے آباد ہیں ’’الرقیم‘‘ پریس بھی ہے۔عربی کتب کا اسٹوڈیو بھی ہے اور دفاتر بھی۔مکرم مولوی عبدالمومن صاحب سے ملاقات ہوئی۔اس جگہ پر حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کا روضہ مبارک ہے ہم سب نے اجتماعی دُعا کی ،دُعا کی غرض سے ہی ہم لوگ اسلام آباد گئے تھے۔

مسجد فضل لندن کے قرب و جوار کا پاکیزہ روحانی ماحول:

ابتداء میں مسجد فضل لندن کے آس پاس شاید ہی کوئی احمدی رہتا ہو لیکن اس وقت ماشاء اللہ بہت سے احمدی گھرانے مسجد کے قرب و جوار میں آباد ہیں۔پانچوں وقت مسجد فضل نمازیوں سے بھر جاتی ہے لوگ ملحقہ ہال میں بھی نماز ادا کرتے ہیں۔ مسجد کے آس پاس بالکل خاموشی ہوتی ہے کسی قسم کا شور وشرابا بھیڑ وغیرہ نہیں ہوتی ہے ایسا لگتا ہے کہ وہاں کوئی رہتا نہیں ہے۔احباب جماعت نمازوں کیلئے خاموشی سے آتے ہیں اور خاموشی سے واپس جاتے ہیں۔صرف نماز کے وقت کچھ ہلچل نظر آتی ہے۔ہمسایہ کے آرام کا پورا پورا خیال رکھا جاتا ہے اذان بھی آہستہ ہی دی جاتی ہے باہر آواز نہیں آتی ہے یہی وجہ ہے کہ حکام وقت کو کبھی بھی جماعت کے متعلق وہاں شکایت کا موقع نہیں ملا ہے۔جماعت احمدیہ کے اخلاق و اطوار اور حسن معاملات سے بہت خوش ہیں۔

حضور انور کی مصروفیات:

ہمارے پیارے آقا ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مصروفیات دیکھ کر عقل دنگ رہ جاتی ہے۔حضور انور پانچوں وقت مسجد میں آکر نمازیں پڑھاتے ہیں۔اس کے علاوہ دنیا بھر سے ۱۹۹ ممالک میں پھیلی ہوئی جماعت کے افراد کی روزانہ کی ڈاک کے علاوہ احمدیہ مرکز سے خصوصی ڈاک جیسے قادیان ، ربوہ۔ بنگلہ دیش ۔جرمن۔امریکہ۔کینڈا۔افریقہ وغیرہ کا ملاحظہ فرماتے ہیں۔اس کے علاوہ باہر سے آنے والے احمدی احباب سے ملاقات غیراز جماعت افراد سے ملاقات جماعت کے تبلیغی وتربیتی امور کے مسائل ایم ٹی اے ۔وقف نو کلاسز اور دیگر اہم ضروری امور سرانجام دیتے ہیں۔

جلسہ کے ایام میں تو حضور انور نے ہزاروں لوگوں کو مصافحہ کا شرف بخشا اس دوران بہت سے لوگوں نے اپنے گھریلو مسائل بھی حضور کو بتائے حضور خندہ پیشانی اور مسکراتے ہوئے ہر احمدی سے ملتے اور کچھ نہ کچھ تحفہ بھی دیتے رہے انسان حیران ہوتا ہے کہ حضور کب آرام فرماتے ہوں گے۔

اللہ تعالیٰ پیارے آقا کو صحت وسلامتی اور کام کرنے والی لمبی عمر عطا کرے اور ہمیشہ روح القدس سے تائید فرماتا رہے۔آمین۔

دفاتر میں کام:

حضور انور کے ساتھ پرائیویٹ سیکرٹری صاحب اور اُن کے دیگر کارکنان ۔یوکے کے امیر صاحب اور اُن کے کارکنان ۔امام صاحب لندن اور اُن کے رفقاء وکالت تبشیر اور اُن کے کارکنان، وکالت تصنیف اُن کے کارکنان۔محترم انچارج صاحب انڈیا ڈیسک اور اُن کے کارکنان بھی باقاعدگی سے صبح دس بجے حاضر ہوتے ہیں اور رات ۱۰ بجے تک کام کرتے ہیں۔

لندن قیام کے دوران محترم انچارج صاحب انڈیا ڈیسک نے ہمارا ہر طرح خیال رکھا اور وقتاً فوقتاً ہمارے متعلق پوچھتے رہے۔

حضور انور سے دوسری مرتبہ اجتماعی ملاقات:

حضور انور نے ۱۰؍اگست کو جرمن کے لئے روانہ ہونا تھا۔محترم انچارج صاحب انڈیا ڈیسک کے ذریعہ حضور انور سے اجتماعی ملاقات کی اجازت لی گئی چنانچہ ۹؍اگست کو نمائندگان کی اجتماعی ملاقات حضور پُرنور سے ہوئی اور اجتماعی فوٹو لی گئیں۔

قادیان واپسی:

آخرکار حضور انور کی اجازت سے ہم لوگ مورخہ ۱۱؍اگست کو لندن سے صبح ۹ بجے قادیان کیلئے روانہ ہوئے، جماعت احمدیہ یوکے نے ہمارے ایئرپورٹ تک گاڑیوں کا انتظام کیا تھا۔یوکے کے امیر صاحب کے نمائندگان نیز انڈیا ڈیسک کے نمائندگان ایئرپورٹ تک ہمارے ساتھ تھے ہم لوگ ۲ بجے دن کو وہاں ایئر انڈیا فلائٹ میں امرتسر کے لئے روانہ ہوئے اور ۱۲؍اگست کو ہندوستانی وقت کے مطابق رات کے دو بجے امرتسر پہنچے۔محترم ناظر صاحب اعلیٰ نے قادیان سے وفد کیلئے گاڑیاں بھجوائی تھیں چنانچہ ہم لوگ ٹھیک ساڑھے پانچ بجے صبح قادیان پہنچے جہاں محترم ناظر صاحب اعلیٰ اور دیگر ناظر صاحبان اور احباب جماعت استقبال کیلئے کھڑے تھے۔سب سے مصافحہ معانقہ کے بعد ہم لوگ بخیروعافیت اپنے اپنے گھر پہنچ گئے الحمدللہ۔اللہ تعالیٰ ہمارے اس سفر کو ہر لحاظ سے بابرکت کرے اور ہمیں حضور کے ارشادات اور ہدایات پر عمل کرنے کی توفیق فرمائے۔آمین

☆☆☆

نیشنل اجتماع وقف نو بھارت قادیان

تمام سیکرٹریان وقف نو زونل رصوبائی رمقامی نیز واقفین نو بھارت کے اُن بچوں کو جن کی عمر دس سال سے بڑی ہے کی اطلاع کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ قادیان میں مورخہ ۱۲؍اکتوبر ۲۰۰۹ء بروز سوموار ایک دن کا نیشنل اجتماع وقف نو منعقد کیا جارہا ہے تمام واقفین نو اور سیکرٹریان وقف نو سے اس بابرکت اجتماع میں شرکت کی درخواست کی جاتی ہے۔ (نائب ناظر تعلیم وقف نو قادیان)

ارشاد نبویؐ
اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْن
(نماز دین کا ستون ہے)
طالب دُعا از: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگولین کلکتہ 70001
دکان :2248-5222
2248-16522243-0794
رہائش :2237-0471,2237-8468

M/S ALLIA EARTH MOVERS
(EARTH MOVING CONTRACTOR)
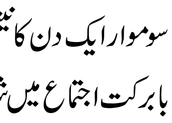
Volvo-290, 210, L&T Komatsu PC-300,200.
Tata Hitachi, Ex 200, Ex 70, JCB, Dozer, etc. on Hire basis
Kusambi, Sungra, Salipur, Cuttack - 754221
Tel.: 0671 - 2112266,Mob: 9437078266/ 9437032266/ 9438332026/943738063

سیرت آنحضرت ﷺ

(منظور احمد، صدر حلقہ جلال کوچہ حیدر آباد)

جب گمراہی وضلالت عام ہو جاتی ہے، جہالت ظلم کا دور دورہ ہو جاتا ہے۔ کمزوروں پر ظلم سلم ڈھائے جاتے ہیں۔ اور لوگ کفر وشرک کے دلدل میں پھنس جاتے ہیں تب روحانی خوشبو سے عالم کو مہکانے کیلئے اللہ تعالیٰ انبیاء علیہ السلام کو بھیجتا ہے۔ ایسی مبارک ہستیاں پیغام حق کو بندگان خدا تک پہنچاتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ہمارے آقا و مولیٰ آنحضرتؐ کو رحمت للعالمین بنا کر ختم نبوت کا مقام عطا کر کے ساری کائنات کی طرف رسول بنا کر مبعوث فرمایا۔

حق تعالیٰ نے آپ کو تمام فضائل اور کمالات کا جامع اور عیوب و نقائص سے پاک پیدا فرمایا اس لئے آپ کا نام مبارک محمد رکھا گیا۔ آپؐ کی حیات طیبہ وسیرت مبارکہ کا ہر ایک پہلو عظمت توحید وحقانیت اسلام کی شہادت دیتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کے حکم سے حضور اکرم ﷺ نے اپنی مبارک زندگی کو بطور دلیل بیان فرمایا۔ فقد لبثت فیکم عمرا من قبلہ افلا تعقلون۔

(سورۃ یونس آیت ۱۶)

یعنی اس اعلان حق سے پہلے تم میں اپنی عمر کا ایک حصہ گذار چکا ہوں۔ کیا تم عقل سے کام نہیں لیتے۔

اسلام کو سمجھنے اور عمل کرنے کیلئے بانی اسلام آنحضرتؐ کی سیرت مبارکہ، اسوہ حسنہ اور بے مثال کردار سے واقف ہونا ہر مسلمان پر لازم ہے۔

آنحضرتؐ کی ولادت باسعادت سے پہلے ہر طرف کفر وشرک کے گھٹا ٹوپ بادل چھائے ہوئے تھے۔ تاریکی وظلمت کی چادر پھیلی ہوئی تھی۔ جہالت ہر طرف عام ہو چکی تھی۔ ظلم وزیادتی اپنی انتہا کو پہنچ چکی تھی۔ قتل وغارت گری اپنے عروج پر تھی اور خونریزی کا بازار گرم تھا جہالت کی حد یہ تھی کہ لڑکی کی پیدائش کو منحوس سمجھا جاتا تھا اور اسے زندہ در گور کر دیا جاتا تھا۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سرکار دو عالم سے عرض کیا یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر قربان، مجھے بتلائیے کہ اللہ تعالیٰ نے تمام انبیاء سے پہلے کس چیز کو پیدا فرمایا۔ تو آپؐ نے ارشاد فرمایا اے جابر بے شک اللہ تبارک تعالیٰ نے تمام کائنات سے پہلے تمہارے نبی کے نور کو اپنے نور سے پیدا فرمایا۔ وہ نور قدرت الٰہی سے جہاں چاہتا تھا سیر کرتا رہا۔ اس وقت لوح تھی نہ قلم، جنت نہ دوزخ، آسمان نہ زمین، چاند نہ سورج اور جن نہ ابلیس۔ اللہ تعالیٰ اس نور مبارک کی ہر طرح کی سرفرازیاں فرماتا رہا۔ جب وہ نور مبارک حضرت آدمؑ کی پشت مبارک میں رہا تو آپ کو مسجود ملائکہ بنا دیا۔ اسطرح یہ نور حضرت نوحؑ، حضرت ابراہیمؑ حضرت اسماعیلؑ میں جلوہ گر ہو کر سب کو مشرف فرماتا ہوا پاک پشتوں اور پاکیزہ ارحام کے ذریعہ بنو ہاشم سے ہو کر حضرت عبد المطلبؓ کی روشن جبیں پر چمکا۔ حضرت عبد المطلب سے پوچھا گیا کہ آپ نے اپنے آباء واجداد کے نام چھوڑ کر اُن کا نام محمد ﷺ کیوں رکھا......؟ آپ نے فرمایا یہ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ آسمانوں میں آپ کی تعریف فرمائے گا۔ اور زمین پر لوگ ان کی مدحت کریں گے۔

آنحضرتؐ کے نسب پاک میں تمام آباء واجداد سب کے باب دادا سے افضل ہیں۔ جیسا کہ طبرانی اور بیہقی میں حدیث شریف ہے۔

اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتی ہیں کہ جبرائیل علیہ السلام نے فرمایا میں نے مشرق مغرب کا ہر حصہ دیکھ لیا ہے۔ حضورؐ سے افضل کسی کو نہیں پایا۔ اور کسی خاندان کو بنی ہاشم سے بڑھ کر فضیلت والا نہ پایا۔

یہی وجہ ہے کہ آنحضرت ﷺ کی ازواج مطہرات تمام اُمت کی مائیں ہیں ان کی شان وعظمت اسقدر بلند بالا ہے کہ دُنیا کی کوئی عورت ان جیسی نہیں قرآن پاک میں ارشاد ہے کہ اے نبی کریمؐ کی بیویوں تم دوسری کسی عورت کے جیسی نہیں۔

(سورۃ الاحزاب: ۳۲)

اللہ تعالیٰ ہمیں حضور ﷺ کی اسوہ حسنہ پر عمل کرنے کی توفیق دے۔ ☆☆☆

بسم اللّٰہِ الرحمن الرحیم

وَسِّعْ مَکَانَکَ (الہام حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام)

BUILD YOUR OWN HOUSE IN QADIAN DARUL AMAN

M/S ALLADIN BUILDERS

Please contact us for good quality construction works in Qadian Darul Aman

Contact : Khalid Ahmad Alladin

#67, WHITE AVENUE, QADIAN, PUNJAB 143516 INDIA

Phones: +91 9872370449 , +91 98780226396

Emal: khalid@alladinbuilders.com

Please visit us at : www.alladinbuilders.com

مضامین اور رپورٹیں بھجوانے کے لئے اس ای میل پر رابطہ کریں

badrqadian@rediffmail.com

طلباء کے لئے مفید معلومات..................

Computer Engineering

Computer Engineering deals with computer hardware and software manufacture and research, development of new design, technical improvements, alterations etc.

In the computer hardaware industry, the work includes designing of the central-processing unit (CPU) and peripheral equipment such as terminals,input-output devices such as printers, tape and disk drives. Comuter hardware engineers can also work in the areas of production, maintenance and deployment of networking solutions. The job market of the hardware engineer is comparatively more stable than that of a software engineer. Software engineers design sophisticated programs, languages, operating systems, web pages, etc. Software engineers have to keep udating their knwoledge by learning newer versions of software all the time.

If you are a person with an inventive mind, analytical skills with and eye for details, you can choose a career as a computer hardware engineer. interest in physics and mathematics is essential. A software programmer must be good in mathematics and must have ability for logical thinking.

A course in computer engineering is ideal for those who see their initial career in a wide-ranging role. With a sound background in computing they will be in an excellent position to progress into more specialized fields later on.

Job Prospects: The field of computer technology is expanding rapidly. As a computer engineer you have a promising future. You can opt for an employment in computer field or work as maintenance consultant. There are openings in business and management.Career possibilities also include IT consultancy, IT suport, analyst, programmer, hardware expert etc.

The pace of computerization in every field, including e-Commerce, is moving up fast and cosequently there is an increasing demand for software professionals the world over.

Information Technology

Information Technology refers to the management and use of the information using computer-based tools. It can refer to both hardware and software. It is the term used mostly to refer to business applications. This course is desined to serve a wider IT community by creating diverse educational opportunities. It deals with the development, utilization, interlocking and confluence of computers, networking, telecommunication, business and technology management in the context of internet.

Personal Skills: If you want to be an inforamtion Technology Professional, you should have the skills of a good computer engineer as also a taste for economics and statistics. Good management and communication skills are also essential.

Job prospects: The IT job market in India is booming with increasing demand for information technology professionals. IT professionals operate in the heart of the business. IT serves to various sectors of economy like health care, enterprise resource planning (ERP), Supply Chain Management, Client relation management etc. With the expansion in E-Commerce and e-Advertisement, comes an increasing need for IT professionals who communicate and demonstrate high standards of Competence and achievemnt with an excellent sense of professionalism. As we enter into the information age of 21st cetury, Society and the world at large will be increasingly dependant on information Technology. Demand for the IT professionals will remain high throughout the decades to follow.

(نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ قادیان)

بھارت کی جماعتوں میں ہفتہ قرآن مجید کا بابرکت انعقاد

اللہ تعالیٰ کے فضل سے امسال بھی بھارت کی جماعتوں میں یکم تا سات جولائی ہفتہ قرآن مجید منعقد کیا گیا اس سلسلہ میں بعض جگہ ہر روز اور بعض جگہ ایک بار جلسہ ہوا جس میں مرد وزن اور بچوں نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔ مقررین نے قرآن مجید کی ضرورت واہمیت و برکات کے تعلق سے مختلف عناوین پر تقریریں کیں جلسوں کا آغاز تلاوت قرآن مجید اور نظم خوانی سے ہوا اور اختتام دعا کے ساتھ ہوا۔ دوران اجلاس نظمیں بھی پڑھی گئیں۔ ہفتہ قرآن مجید کے انعقاد کی تفصیلی رپورٹیں بغرض اشاعت موصول ہوئی ہیں جنہیں نہایت اختصار کے ہدیہ قارئین کیا جارہا ہے۔ اللہ تعالیٰ سب کو اپنے افضال وبرکات سے نوازے۔

کٹیامہ: ۷ تا ۱۳ جولائی ہفتہ قرآن مجید منایا گیا روزانہ بعد نماز عصر احمدیہ مشن میں درس وتدریس کے ذریعہ احباب جماعت کو قرآنی برکات سے روشناس کرایا گیا۔ ایک بچی کی آمین بھی کرائی۔
(تمیز الدین معلم سلسلہ)

خانپور ملکی (بہار): ۱۳ جولائی کو بعد نماز مغرب وعشاء مسجد احمدیہ میں زیر صدارت مکرم ڈاکٹر انور حسین صاحب صدر جماعت احمدیہ ہفتہ قرآن مجید کی کاروائی کا آغاز ہوا۔ جس میں مکرم اختر صاحب اور خاکسار نے تقریر کی۔ (شیخ ہارون رشید مبلغ سلسلہ)

پورنیہ (بہار): جماعت احمدیہ پورنیہ نے ۹ تا ۱۵ جولائی ہفتہ قرآن مجید منایا جس میں روزانہ بعد نماز عصر احباب جماعت کو درس وتدریس کے ذریعہ قرآنی تعلیمات وبرکات سے روشناس کرایا گیا۔
(محمد حبیب احمد معلم سلسلہ)

بیرپور سپول (بہار): مورخہ ۸ تا ۱۵ جولائی بیرپور مشن میں نومبائعین کی تعلیم القرآن کلاس لگائی گئی۔ (علی رضا معلم سلسلہ)

ساٹھی سمری (بہار): ۸ تا ۱۴ جولائی مکرم مظہر عالم صاحب کے گھر تعلیم القرآن کلاس لگائی گئی روزانہ تقریر کے ذریعہ نومبائعین کو قرآن تعلیمات سے آگاہ کیا گیا (صفت اللہ معلم سلسلہ)

چھتو پھلوریا (بہار): ۷ تا ۱۴ جولائی ہفتہ قرآن مجید منایا گیا۔ قرآن مجید کے مختلف پہلوؤں پر تقاریر کی گئیں۔ (رحیم بادشاہ مبلغ سلسلہ)

بنروٹی (تامل ناڈو): بنروٹی نارتھ زون تامل ناڈو میں ۸ تا ۱۴ جولائی ہفتہ قرآن مجید منایا گیا بعد نماز عصر ہر روز ایک تقریر ہوئی جس میں غیر از جماعت احباب نے بھی شرکت کی۔ ۱۲ جولائی کو دو پہر تین بجے بنروٹی، کڑپور، پانڈی چیری کی تینوں جماعتوں نے خصوصی پروگرام منعقد کیا۔ جس میں خاکسار، مکرم مولوی اے پی طارق صاحب، مکرم مولوی ابوالحسن صاحب اور اے عبدالعزیز صاحب صدر جماعت بنروٹی نے تقریر کی۔ جلسہ میں تینوں جماعتوں سے احباب جماعت اور بعض غیر احمدی افراد نے بھی شرکت کی۔ (محمد مزمل مبلغ سلسلہ)

کانپور (یوپی): ہفتہ قرآن کریم کے سلسلہ میں ۸ جولائی کو مکرم محمد احمد خان صاحب کی زیر صدارت ایک جلسہ ہوا جس میں مکرم اطہر منور صدیقی، مکرم فرید انور صاحب اور خاکسار نے تقریر کی۔
(محمد احمد خان سیکرٹری تعلیم القرآن)

سورو (اڑیسہ): ہفتہ قرآن مجید کے سلسلہ میں پہلا اور آخری اجلاس مسجد میں ہوا جبکہ باقی ۵ جلسے احباب جماعت کے گھروں میں ہوئے۔ (ایوب خان صدر جماعت)

سورب (کرناٹک): بعد نماز مغرب ہر روز مسجد میں اجلاس ہوا۔ جس میں علی الترتیب مکرم مولوی طیب احمد خان مبلغ سلسلہ۔ مکرم ایم رشید احمد صاحب۔ مکرم ایم محمد احمد صاحب۔ مکرم خلیل احمد صاحب، مکرم ایم مسعود احمد صاحب۔ مکرم ایم نثار احمد صاحب۔ مکرم ایم ناصر احمد صاحب نے تقریر کی۔ (ایم مسعود احمد)

ساگر (کرناٹک): مسجد بیت العافیت میں پہلی بار ہفتہ قرآن مجید منایا گیا اس سے قبل مسجد نہ ہونے کی وجہ سے گھروں میں جلسے ہوتے تھے۔ مورخہ ۲۵ جولائی کو اس سلسلہ میں خصوصی جلسہ ہوا جس میں مکرم عبدالحمید شریف صاحب، مکرم مولوی لعل محمد صاحب نے تقریر کی۔ تین دن تک اجلاسات ہوئے۔
(لعل محمد معلم سلسلہ)

سونگھڑہ (اڑیسہ): مجلس انصار اللہ کے تحت ہفتہ قرآن مجید منایا گیا ہر سہ مساجد میں بعد نماز مغرب جلسہ ہوا۔ ۷ جولائی کو جامع مسجد سونگھڑہ میں مکرم سید دلبستان صاحب صدر جماعت کی زیر صدارت جلسہ ہوا۔ جس میں مکرم سید وثیق الدین صاحب زونل ناظم انصار اللہ، مکرم سید انوار الدین احمد نائب صدر، مکرم سید صفی الباری صاحب۔ مکرم میر کمال الدین احمد نائب سیکرٹری دعوت الی اللہ نے تقریر کی۔
(سید انوار الدین احمد نمائندہ بدر)

کشن گڑھ (راجستھان): احمدیہ مسجد کشن گڑھ میں روزانہ بعد نماز مغرب ایک اجلاس زیر صدارت مکرم واجد علی صاحب صدر جماعت منعقد ہوا۔ خاکسار کے علاوہ دیگر مقررین نے بھی تقاریر کیں۔ پردہ کی رعایت سے مستورات نے بھی شرکت کی۔ (سید قیام الدین برق مبلغ سلسلہ)

کوڈالی (کیرلہ): جماعت احمدیہ کوڈالی کے ہفتہ قرآن مجید میں زون کے مولوی صاحبان کے علاوہ مکرم پروفیسر محمود احمد زونل امیر اور دیگر مقامی مقررین نے تقریر کی۔ (سیکرٹری تعلیم القرآن وقف عارضی)

جامعۃ المبشرین میں تربیتی اجلاس

۱۳ راگست کو جامعۃ المبشرین قادیان کے زیر اہتمام ٹھیک ۱۱:۳۰ بجے محترم مولانا سلطان احمد صاحب ظفر پرنسپل جامعۃ المبشرین قادیان کی زیر صدارت ایک تربیتی اجلاس منعقد ہوا جس میں تلاوت قرآن کریم و نظم کے بعد محترم پرنسپل صاحب نے تقریر فرمائی۔ جس میں موصوف نے طلباء کو ضروری امور کی طرف توجہ دلائی۔ آخر میں محترم پرنسپل صاحب نے اپنی تقریر میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشادات کی روشنی میں طلباء کو درج ذیل باتوں کی طرف توجہ دلائی۔

۱۔ رات کو سونے سے پہلے ڈائری ضرور لکھیں۔ ۲۔ آٹھ رکعت نماز تہجد پڑھنے کی کوشش کریں۔ ۳۔ نصف پارہ روزانہ تلاوت کریں۔ ۴۔ تدریس کتب کے علاوہ حضرت مسیح موعودؑ کی کتب میں سے ایک گھنٹہ مطالعہ کریں۔ ۵۔ ہر روز ایک گھنٹہ جنرل نالج کی کوئی کتاب ضرور پڑھیں۔ ۶۔ ایک گھنٹہ دن میں کوئی نہ کوئی کھیل ضرور کھیلیں۔ ۷۔ ہر طالب علم کوشش کرے کہ ۲۴ گھنٹوں میں سے کم از کم ۱۰ گھنٹے ضرور پڑھے۔

آخر میں محترم پرنسپل صاحب نے اجتماعی دعا کروائی اس کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

(عاشق حسین گنائی۔ شعبہ رپورٹنگ جامعۃ المبشرین قادیان)

احمدیہ تعلیم الاسلام سنٹر گولگیرہ کرناٹک میں کامیاب تربیتی کیمپ

اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس سال بھی گولگیرہ میں قائم احمدیہ تعلیم الاسلام سنٹر میں اسکولوں کی موسمی تعطیلات کے موقع پر ۲۰۰۹-۴-۱۰ تا ۲۰۰۹-۵-۱۰ تک ایک ماہ کا دینی تعلیمی وتربیتی کیمپ رکھا گیا جس میں صوبہ کرناٹک کے چاروں سرکل کی ۲۳ جماعتوں سے کل اسی طلباء نے شرکت کی۔

اس تربیتی کیمپ کا آغاز مکرم سلیمان خان صاحب انچارج احمدیہ تعلیم الاسلام سنٹر گولگیرہ کی صدارت میں ہوا جس میں معلمین اور آئے ہوئے نومبائع بچوں کو مناسب رنگ میں اس دینی کیمپ میں شرکت کی غرض وغایت اور ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے صحیح معنوں میں اسلام اور احمدیت کی تعلیمات پر اپنی زندگیاں گزارنے کی تلقین کی گئی۔ اس کیمپ کا انتظام مکرم سلیمان خان صاحب انچارج تعلیم الاسلام سنٹر کے زیر نگرانی رہا۔ تربیتی کلاسز کا آغاز ہر روز صبح فجر کی نماز سے ہوتا۔ دینی معلومات سکھانے کے علاوہ کھیلوں کے بھی مختلف پروگرام بنائے گئے۔ طلباء کے قیام وطعام کا مکمل انتظام جماعتی طور پر کیا گیا۔ یہ تربیتی کیمپ مورخہ ۱۰-۵-۲۰۰۹ کو اختتام پذیر ہوا۔ طلباء نے اس تربیتی کیمپ میں رہ کر بہت سی دینی معلومات حاصل کیں۔

(مولوی طاہر احمد۔ کرناٹک)

دعائے مغفرت

خاکسار کی والدہ محترمہ سلمیٰ سلطانہ کوثر صاحبہ آف بنارس تھوڑا عرصہ بیمار رہنے کے بعد مورخہ ۲۰ جولائی ۲۰۰۹ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

مرحومہ پنجوقتہ نمازوں کے علاوہ نماز تہجد اسی طرح دیگر عبادات کی بجا آوری بھی التزام سے کرتی تھیں۔ بہت بااخلاق تھیں۔ غرباء مساکین۔ اور پڑوسیوں سے حسن سلوک سے پیش آتیں۔ مرکز قادیان سے دلی محبت تھی۔ جب تک صحت سفر کے قابل رہی قادیان آتی رہیں۔ جماعت سے محبت اور خلافت کا بے حد احترام تھا۔ آپ نے اپنے پیچھے ۲ بیٹے اور ۲ بیٹیاں سوگوار چھوڑے ہیں۔ آپ کی مغفرت اور درجات کی بلندی نیز پسماندگان کو صبر جمیل عطا ہونے کیلئے قارئین بدر سے دعا کی درخواست ہے۔ اعانت بدر ۵۰۰ روپے۔

(غزالہ پروین۔ ہیڈ مسٹریس نصرت گرلز اسکول قادیان)

اعلان نکاح

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے از راہ شفقت میری بیٹی عزیزہ طاہرہ یاسمین کا نکاح ہمراہ مکرم اعجاز الرحمٰن صاحب ولد مکرم عبدالرحمٰن صاحب آف لندن مورخہ ۱۸ رجون ۲۰۰۹ء بعد نماز عصر مسجد فضل لندن میں پڑھا اور دعا کروائی۔ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو دونوں خاندانوں کیلئے ہر جہت سے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے اور دینی دنیوی برکات سے نوازے۔

(محمد ایوب ساجد نائب ناظر نشر واشاعت قادیان)

جماعت احمدیہ آسٹریا کے چوتھے جلسہ سالانہ کا نہایت کامیاب و بابرکت انعقاد

(رپورٹ: محمد زاھد صدیقی ۔ سیکرٹری اشاعت آسٹریا)

جلسہ سالانہ کے انتظامات کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کے لئے میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے مسیح موعود علیہ السلام کے پروانوں نے محدود وسائل کے باوجود دن رات بڑی محنت، تندہی، جفاکشی اور اخلاص کے ساتھ وقار عمل کے ذریعہ مردانہ اور مستورات کے جلسہ گاہ کی تزئین و آرائش کی گئی۔

سلسلہ عالیہ احمدیہ کی روایات کے مطابق جلسہ سالانہ کے پروگرام کا آغاز اجتماعی نماز تہجد سے ہوا۔ اسی طرح مشن ہاؤس ویانا میں نماز فجر ادا کی گئی جو مکرم مولانا فیروز عالم صاحب انچارج مرکزی بنگلہ ڈیسک انگلینڈ جو حضور انور کی اجازت سے بطور مرکزی نمائندہ جلسہ میں شمولیت کے لئے تشریف لائے تھے۔

جلسہ سالانہ آسٹریا میں پینسٹھ افراد نے شرکت کی۔ اس طرح یہ جلسہ اگرچہ تعداد کے لحاظ سے بہت چھوٹا تھا۔ مگر یہ جلسہ اپنی تمام تر اعلیٰ اور شاندار دینی روایات کے ساتھ انابت الی اللہ کے ماحول میں ویانا شہر کے ایک خوبصورت ہال میں منعقد ہوا۔ مستورات کے جلسہ گاہ میں پلازمہ ٹی وی کے ذریعے جلسہ کی کاروائی براہ راست دکھانے کا خصوصی اہتمام تھا جو سامعات کی توجہ اور دلچسپی کو برقرار رکھنے کا ایک نہایت موثر ذریعہ ثابت ہوا۔

پہلا اجلاس ساڑھے دس بجے شروع ہوا جس کی صدارت مکرم مولانا فیروز عالم صاحب نے کی۔ جلسہ سالانہ کی کاروائی کا باقاعدہ آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد مکرم منیر احمد منور صاحب مبلغ انچارج آسٹریا و پولینڈ نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ایمان افروز اور روح پرور خصوصی پیغام پڑھ کر سنایا جو حضور انور نے جماعت احمدیہ آسٹریا کے جلسہ سالانہ کے موقع پر بھجوایا تھا۔ حضور انور نے اپنے مبارک پیغام میں فرمایا کہ ہم پر اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ اس نے ہمیں اس زمانہ کے امام کو مان کر اس کی جماعت میں شامل ہونے کی توفیق عطا فرمائی ہے اور ہم اس نظام میں پروئے گئے ہیں۔ جو اللہ تعالیٰ کے حکموں کی طرف توجہ دلاتا رہتا ہے۔ اور ہم خلافت کی برکت کی وجہ سے ایک لڑی میں پروئے ہوئے ہیں۔ پس آپ کو اس نظام کی قدر کرنی چاہئے اور اس کی اطاعت کا جوا اپنی گردنوں پر ڈالیں۔ اور نظام اور خلافت کی اطاعت کا دامن کبھی نہ چھوڑیں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کے ساتھ ہو۔ اور آپ کو نظام کے ساتھ وابستہ رہنے کی توفیق دے۔ اللہ آپ کو اپنی رضا کی راہوں پر چلائے۔ آمین

اس کے بعد مکرم مولانا فیروز عالم صاحب نے اطاعت خلافت اور اطاعت امیر کے موضوع پر خطاب فرمایا۔ آپ نے حضور انور ایدہ اللہ کے پیغام کی روشنی میں احباب جماعت کو درس اطاعت دیا۔ اس اجلاس کا دوسرا خطاب مکرم چوہدری عبدالماجد صاحب زعیم مجلس انصار اللہ کا تھا۔ آپ نے لین دین کے بارہ میں اسلامی تعلیم کے موضوع پر تقریر کی۔ اور قرآن کریم اور احادیث نبویہ کی روشنی میں معاملات کے بارے میں اسلامی تعلیم واضح کی۔ تیسری تقریر ہمارے آسٹرین نو احمدی مکرم محمد یونس مائر ہوفر صاحب کی تھی۔ انہوں نے، ایک یورپین کی زندگی میں قرآن کریم کا کردار، کے موضوع پر جرمن میں خطاب کیا اردو میں اس کا ترجمہ مکرم حافظ راحت شمیم صاحب نے پیش کیا۔ مکرم محمد یونس مائر ہوفر کے خطاب کے بعد نماز ظہر و عصر و طعام کا وقفہ ہوا۔

دوسرے اجلاس کی صدارت مکرم منیر احمد منور صاحب مبلغ انچارج آسٹریا و پولینڈ نے کی۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد اس اجلاس میں چار تقاریر ہوئیں۔ پہلی تقریر مکرم احمد جمال ماجد صاحب نے انگریزی اور جرمن زبان میں، تلاوت قرآن کریم کی اہمیت و برکات، کے موضوع پر کی۔ اس کے بعد مکرم مرزا عرفان احمد صاحب آف جمہوریہ سلواکیہ نے، مقام قرآن و حدیث از ارشادات حضرت مسیح موعود، کے موضوع پر تقریر کی۔ تیسری تقریر مکرم جہانگیر مرشد عالم صاحب نیشنل صدر جماعت آسٹریا نے کی۔ جلسہ کا آخری خطاب مکرم منیر احمد منور صاحب مبلغ انچارج آسٹریا و پولینڈ نے کیا۔ ان کا موضوع تھا، جس میں انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے نہایت دلکش واقعات سنائے۔ آخر میں مکرم فیروز عالم صاحب انچارج بنگلہ ڈیسک لنڈن، جو اس جلسہ کے مہمان خصوصی تھے، نے دعا کروائی اور یہ یک روزہ جلسہ سالانہ بخیر و خوبی اختتام پزیر ہوا۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔ قارئین سے درخواست دعا ہے اللہ تعالیٰ یہ جلسہ ہم سب کے لئے بابرکت کرے اور مزید ترقیات کا پیش خیمہ ہو۔ آمین (بشکریہ الفضل انٹرنیشنل 14 اگست 09)

مرکزی اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ واطفال الاحمدیہ بھارت کی

تاریخوں میں تبدیلی

جملہ قائدین مجالس کی آگاہی کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مجلس کی درخواست پر سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ و اطفال الاحمدیہ بھارت کیلئے ازراہ شفقت مورخہ ۱۳۔ ۱۴۔ ۱۵ اکتوبر بروز منگل، بدھ اور جمعرات کی تاریخوں کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔ جملہ قائدین کرام و عہدیداران مجالس اس کے مطابق ابھی سے اس اجتماع میں شمولیت کیلئے تیاری شروع کر دیں۔

(صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت)

تبصرہ

نام کتاب	:	حضرت مسیح علیہ السلام کا دعویٰ از روئے قرآن وانجیل
نام مصنف	:	اقبال احمد نجم پروفیسر جامعہ احمدیہ لندن
سن اشاعت	:	۲۰۰۹ء
تعداد صفحات	:	۲۷۸
سائز	:	23x36/16
ملنے کا پتہ	:	

Jamia Ahmadiyya U.K
8, South Gardens Collierswood
London, SW 19, 2 NT U.K
E-mail: ianajam@yahoo.co.uk, innajam@hotmail.com
iqbalnajamuk@gmail.com

مذکورہ کتاب جس کا دیباچہ محترم منیر الدین صاحب شمس ایڈیشنل وکیل التصنیف لندن نے تحریر فرمایا ہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی زندگی کے تفصیلی واقعات ان کا حقیقی دعویٰ اور دعویٰ کے بعد ان پر گزرنے والے تفصیلی حالات پر مشتمل ہے۔ اس کتاب میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وہ تصویر پیش کی گئی ہے جس کو قرآن مجید نے پیش فرمایا ہے اور عیسائیوں کے ان غلط عقائد کا بطلان کیا گیا ہے کہ نعوذ باللہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام خدا یا خدا کے بیٹے تھے یا وہ انسانوں کے گناہوں کا کفارہ ہو کر صلیب پر چڑھ گئے تھے۔

کتاب میں بہت تفصیل سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نسب نامہ اور آپ کے خاندانی حالات، آپ کی ولادت آپ کے مقام پیدائش اور تاریخ پیدائش اور آپ کی شادی، آپ کا دعویٰ نبوت، صلیبی موت سے آپ کا بچ جانا، آپ کی ہجرت اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحقیق کی روشنی میں سری نگر کشمیر محلّہ خانیار میں آپؑ کی قبر کا ذکر کیا گیا ہے۔

کتاب میں جابجا نہایت تحقیقی انداز میں اور بادلائل رنگ میں حضرت مسیح علیہ السلام سے متعلق انجیلوں کی غلطیوں کو ثابت کیا گیا ہے اور بتایا گیا ہے کہ جو باتیں قرآن مجید نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق پیش فرمائی ہیں وہی برحق ہیں۔ کتاب میں دلیل اور عقل کے ترازو کے ساتھ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ان معجزات کو بھی پرکھا گیا ہے جو انجیل نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف بے ثبوت مشہور کر دئے اور جن کا ان کے پاس کوئی عقلی ثبوت نہیں ہے۔ بہر حال ہم کہہ سکتے ہیں کہ اس کتاب کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے تمام حالات و واقعات کو قرآن مجید کی روشنی میں اور سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی تفسیر قرآن کی روشنی میں پرکھا گیا ہے۔ موازنہ مذاہب کے طلباء خاص طور پر وہ طلباء جو عیسائیت اور اسلام پر ریسرچ کر رہے ہیں ان کیلئے یہ مفید کتاب ہے۔ اللہ تعالیٰ محترم اقبال صاحب نجم کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ اور خوشنودی خداوندی انہیں حاصل ہو۔ یہ ان کی طرف سے ایک بہترین صدقہ جاریہ ہے۔ 〈ادارہ بدر〉

انعامی مقالہ نظارت تعلیم برائے تعلیمی سال 2009-2010

سال ۲۰۰۹ء کے لئے نظارت نے مقالہ کا درج ذیل عنوان تجویز کیا ہے۔

”۲۰۰۹ء عالمی فلکیات کا سال اور قرآن مجید کی فلکیات کے مضمون کو عظیم دین“

"2009 As International Year of Astronomy And the Great Contribution of the Holy Quran to the Subject of the Astronomy"

☆......مضمون کم از کم دس ہزار الفاظ پر مشتمل ہو۔ ☆......اس مضمون کو دو حصوں میں تقسیم کیا جائے۔ پہلے حصہ میں گلیلیو کی سائنسی دریافتوں کے بارے ذکر کر کے اس سائنسدان کو خراج تحسین پیش کیا جائے۔ جس کے 25 نمبر ہیں۔ دوسرا حصہ قرآن اور علم فلکیات کے بارے میں لکھا جائے۔ جس کے لئے 75 نمبرات رکھے گئے ہیں۔ لہٰذا مضمون لکھتے وقت اس Guide Line کو مدنظر رکھا جائے۔ ☆......مقالہ اردو، ہندی اور انگریزی زبانوں میں سے کسی زبان میں لکھا جا سکتا ہے۔ ☆......مضمون میں حوالہ جات مستند ہوں۔ حوالہ دیتے وقت متعلقہ ضروری حصہ کی فوٹو کاپی مقالہ کے ساتھ پیش کرنی ہوگی۔ ☆......انعامات کی تفصیل درج ذیل ہے:

انعام اوّل	انعام دوم	انعام سوم
5000/-	4000/-	3000/-

مقالہ ۳۱/اکتوبر ۲۰۰۹ء تک بذریعہ رجسٹری ڈاک نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ قادیان میں پہنچ جانا چاہئے۔

(ناظر تعلیم صدر انجمن احمدیہ قادیان)

حالات حاضرہ

آدھا ملک خشک سالی سے دوچار، بارش ۲۹ فیصد کم

امسال بھارت میں مانسون میں بارش نہ ہونے کی وجہ سے تقریباً آدھا ملک خشک سالی یا خشک سالی جیسی صورتحال سے دوچار ہے اور متاثرہ اضلاع کی تعداد ۲۴۶ تک بڑھ چکی ہے کیونکہ ناقص مانسون کے سبب ۲۹ فیصد کم بارش ہوئی جس سے کھڑی فصلوں کو نقصان پہنچا ہے۔ وزیر زراعت شرد پوار نے ریاستی وزرائے خوراک کے ساتھ ایک اجلاس کے متوازی خطوط پر کہا کہ دس ریاستیں اضلاع کو خشک سالی سے متاثرہ قرار دے چکی ہیں۔ یہ ملک میں جملہ اضلاع کا تقریباً ۴۶ تا ۴۷ فیصد ہوتا ہے۔ اس سال ۲۹ فیصد کم بارش ہوئی ہے۔ اس نے کئی ریاستوں میں فصلوں کو متاثر کیا ہے۔ خشک سالی کا سامنا کرنے والے اضلاع کی یکایک تیزی سے اضافے کو دیکھتے ہوئے حکومت نے کہا ہے کہ اب اس کی اصل توجہ کھڑی فصل کو بچانے اور پیداوار میں بعض نقصانات کی آنے والے ربیع سیزن کے دوران بھرپائی کرنے پر مرکوز رہے گی۔

بھارت سمیت دنیا بھر میں سوائن فلو سے 2840 اموات

عالمی ادارہ صحت کے مطابق دنیا بھر میں سوائن فلو سے اب تک دو ہزار آٹھ صد چالیس لوگوں کی موت ہوچکی ہے۔ جبکہ اڑھائی لاکھ معاملوں کی تصدیق ہوچکی ہے۔ عالمی ادارہ صحت کے گریگری ہارٹل نے جینوا میں ایک نیوز کانفرنس میں بتایا کہ دو لاکھ 54 ہزار لوگوں میں اب تک ایچ 1 این وائرس کی تصدیق کی جاچکی ہے۔ ادارہ کے مطابق پوری دنیا اس خطرناک بیماری کی لپیٹ میں ہے۔ بھارت میں بھی سوائن فلو سے 100 سے زیادہ لوگوں کی جان جاچکی ہے۔ اس مہلک بیماری سے صوبہ مہاراشٹر، کرناٹک اور گجرات میں سب سے زیادہ اموات واقع ہوئی ہیں۔

انڈونیشیا میں زلزلہ، ۶۵ افراد ہلاک، ۲۷ ہزار بے گھر

یکم ستمبر ۲۰۰۹ء کو انڈونیشا کے جزیرہ جاوا کے جنوبی ساحل میں آئے طاقتور زلزلے کے نتیجہ میں اب تک ۶۵ سے زائد افراد ہلاک ہوچکے ہیں۔ ریکٹر اسکیل پر اس زلزلہ کی شدت ۷٫۰ درج کی گئی تھی۔ چنانچہ اس تباہ کن زلزلہ کے نتیجہ میں اکتیس ہزار گھروں کو نقصان پہنچا ہے۔ جبکہ ۲۷ ہزار افراد بے گھر ہوگئے ہیں۔ متاثرہ علاقوں میں ملبہ کی صفائی اور زندہ افراد کی تلاشی کا کام بدستور جاری ہے۔ واضح ہو کہ ۲۰۰۶ء میں ۷٫۷ کی شدت سے آئے زلزلے کے نتیجہ میں ۵۹۶ افراد ہلاک اور ۴۷ ہزار افراد لاپتہ ہوگئے تھے جبکہ ۲۰۰۴ء میں جزیرہ سماترہ کے ساحل پر قیامت خیز سنامی کے نتیجہ میں برِاعظم ایشیاء کے مختلف ممالک میں ۲ لاکھ افراد ہلاک ہوگئے تھے جن میں انڈونیشیا کے مہلوکین کی تعداد ایک لاکھ ۶۸ ہزار تھی۔

فروری ۲۰۰۸ء کے بعد بغداد میں سب سے بڑا دہشت گردانہ حملہ، ۹۵ ہلاک

گزشتہ ہفتہ عراق کے گرین زون کے قریب وزارت خارجہ کے دفتر سے قریب ٹرک بم دھماکوں کے ساتھ سلسلہ وار حملوں سے سارا بغداد ہل گیا جس میں کم از کم ۹۵ افراد ہلاک ہوئے۔ اس سال عراق میں ہونے والا یہ سب سے خون ریز حملہ تھا جو عراقی کنٹرول والے بغداد کیلئے سب سے بڑا چیلنج ہے۔ ۳۰ جون کو عراق کے شہری علاقوں سے امریکی افواج کی واپسی کے بعد حملوں میں شدید اضافہ ہوا ہے۔ جنگ سے متاثرہ عراق سے امریکی افواج کی دستبرداری کے بعد سے عراق دارالحکومت میں قتل عام کا بدترین یوم ہے۔ تقریباً چار صد افراد زخمی بھی ہوئے۔

نامیبیا بھی بھارت کو یورینیم فراہم کرنے پر رضامند

ایٹمی توانائی فراہم کرنے والی مشترکہ تنظیم (این ایس جی) سے رعایت حاصل کرنے کے بعد یورینیم کی تلاش میں لگے بھارت نے مورخہ ۳۱؍اگست ۲۰۰۹ء کو نامیبیا کو یورینیم فراہم کرنے پر رضامند کرلیا۔ یورینیم کے معاملے میں جنوبی افریقہ کے ملک نامیبیا کو دنیا میں چھٹا مقام حاصل ہے۔ اس ضمن میں نامیبیا کے صدر جمہوریہ حفی کیپنیہ پوہامبا اور وزیراعظم ڈاکٹر منموہن سنگھ سے ملاقات کے دوران حیدرآباد ہاؤس میں ۳۱؍اگست ۲۰۰۹ء کو آپسی رضامندی سے اس سمجھوتے پر دونوں ممالک کے دستخط ہوئے۔ یہ ظاہر طور پر یورینیم کو بڑھانے کی جانب بھارت کی کوششوں کا تازہ نمونہ ہے۔ واضح ہو کہ اس وقت نامیبیا کے پاس دنیا کا ۹ فیصدی یورینیم ہے۔ کینیڈا اور آسٹریلیا اس معاملے میں تقریباً برابری پر ہیں۔ اور یہ دونوں ملک بھی بھارت کی بیرونِ ملکی پالیسی میں خاص طور پر شمار ہیں۔

صفا اور مروہ کے درمیان سعی کے راستے کی توسیع کا منصوبہ مکمل

سعودی حکومت نے تین ارب ریال کی لاگت سے صفا اور مروہ کے درمیان سعی کے راستے کی توسیع کا منصوبہ مکمل کرلیا ہے جس کے بعد ایک گھنٹہ کے دوران ۴۴ ہزار کی بجائے ایک لاکھ ۱۸ ہزار افراد سعی کرسکیں گے۔ ۳۹۰ میٹر طویل اور ۲۰ میٹر چوڑے اس راستے کو گراؤنڈ اور فرسٹ فلور پر مزید ۲۰ میٹر چوڑا کرنے کے ساتھ ایک عمارت کا سیکنڈ فلور بھی تعمیر کیا گیا ہے۔ توسیع کے بعد مسعیٰ کی عمارت تہہ خانے سمیت پانچ منزلہ ہوگئی ہے۔ عمارت کی بالائی منزلوں پر جانے کیلئے ہیوی ڈیوٹی لفٹیں نصب کی گئی ہیں جن میں داخلی اور خارجی دروازے الگ الگ بنائے گئے ہیں تاکہ زائرین آپس میں نہ ٹکرائیں۔ توسیع کے بعد اس جگہ ایک لاکھ ۱۵ ہزار افراد نماز ادا کرسکتے ہیں۔ قبل ازیں یہاں صرف ۴۴ افراد نماز ادا کرسکتے تھے۔ (ملکی ذرائع ابلاغ سے ماخوذ)

اسلام میں دہشت گرد حملوں کی کوئی جگہ نہیں۔ امام کعبہ

مسجد الحرام کے امام و خطیب شیخ ڈاکٹر سعود الشریم نے رمضان مبارک کے دوسرے جمعہ کے موقع پر خطبہ دیتے ہوئے واضح کیا کہ اسلام میں خودکش حملوں کی کوئی گنجائش نہیں۔ خودکش حملوں کا تصور خالص غیر اسلام ہے۔ اس کا ثبوت نہ تو نبی کریم ﷺ کی حیات طیبہ سے ملتا ہے اور نہ ہی سلف صالحین صحابہ کرامؓ کی زندگی میں کوئی نام و نشان نظر آتا ہے۔ پیغمبر اعظم و آخر محمد مصطفیٰ ﷺ سے زیادہ کوئی شخص بھی دین اسلام کیلئے غیرتمند نہیں ہوسکتا۔ اگر خودکشی کی کوئی گنجائش اسلام میں ہوتی تو عہد اولیٰ کے ناگفتہ بہ حالات میں اس قسم کے واقعہ کا کوئی نہ کوئی ثبوت تاریخ میں ضرور نظر آتا، لیکن ایسا نہیں۔ اس کے برعکس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خودکشی کرنے والوں کو سخت وعیدیں سنائی ہیں۔

انہوں نے مثال دیتے ہوئے فرمایا کہ قرآن کریم میں حضرت آدم علیہ السلام کے ان دونوں بیٹوں کا قصہ بیان ہوا ہے جس میں ایک نے اپنی قربانی مسترد کئے جانے پر دوسرے بھائی کی جان لے لی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے یہ قصہ بیان کرکے واضح کیا ہے کہ کسی ایک انسان کا قتل تمام انسانوں کے قتل کے مترادف ہوتا ہے۔ کسی بھی انسان کو کسی بھی حیلے بہانے سے بے قصور انسان کی جان لینا جائز نہیں۔ عصر حاضر میں منحرفین نے اول تو غیر مسلموں کے قتل و خونریزی کو اپنا مذہب بنایا اور اب وہ فرزندان اسلام اور امن کے محافظوں کی جان لینے کی پالیسی اپنائے ہوئے ہیں۔ اسلام میں ایسے منحرف فکر کی کوئی اساس نہیں۔ رمضان تمام گناہوں خصوصًا خونریزی جیسے بڑے گناہوں سے مغفرت طلبی کا زریں موقع ہے۔ بہتر ہوگا کہ جو لوگ اس راہ پر چل رہے ہیں وہ اس سے کنارہ کش ہو جائیں اور آئندہ زندگی صاف ستھری گذارنے کا عزم صمیم کرلیں۔

(تلخیص از: روزنامہ سیاست۔ حیدرآباد 6 ستمبر 09)

قرارداد تعزیت بروفات حضرت مولانا دوست محمد صاحب شاہدؔ مورخ احمدیت

منجانب: امیر جماعت احمدیہ برطانیہ و ممبران مجلس عاملہ

ہم اراکین مجلس عاملہ یوکے حضرت مولانا دوست محمد شاہد صاحب کی وفات پر دِلی رنج و غم اور تعزیت کا اظہار کرتے ہیں اور دُعا گو ہیں کہ خدا تعالیٰ مرحوم کے درجات کو بلند فرمائے اور اعلیٰ علیین میں مقام عطا فرمائے۔

(آمین)

حضرت مولانا دوست محمد شاہد صاحب کی شخصیت جماعت احمدیہ میں ایک تاریخی حیثیت کی حامل تھی۔ آپ ایک مستند اور جید عالم، حوالوں کے بادشاہ، بے لوث خادم اور مؤرخ احمدیت تھے۔ آپ ۲۳؍مئی ۱۹۲۷ء کو پنڈی بھٹیاں میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد محترم مکرم حافظ محمد عبداللہ صاحب نے ۱۹۳۳ء میں بیعت کی۔ آپ اپنے والد صاحب کے ہمراہ ۱۹۳۵ء میں قادیان تشریف لے گئے اور مدرسہ احمدیہ قادیان میں تعلیم کا آغاز کیا۔ ۱۹۴۴ء میں جامعہ احمدیہ میں داخلہ ہوا اور ۱۹۴۶ء میں مولوی فاضل کا امتحان نمایاں پوزیشن لیکر پاس کیا۔ ۱۹۵۱ء میں جامعۃ المبشرین ربوہ سے کامیاب ہونے والی شاہد کلاس میں آپ بھی شامل تھے۔

حضرت مولوی صاحب نے اپنی تعلیم کے دوران سے ہی سلسلہ کے جرائد میں مضامین لکھنے کا ایسا سلسلہ شروع کیا جو آخری دم تک جاری رہا۔ تحریر و تقریر کے علاوہ مولوی صاحب کو ۱۹۴۸ء میں حضرت مصلح موعودؓ کے ارشاد پر فرقان فورس بٹالین میں بھی شامل ہونے کی توفیق ملی۔ خدام الاحمدیہ مرکزیہ میں بطور مہتمم اشاعت اور رسالہ خالد کے نائب مدیر اور پھر مدیر اور انصار اللہ مرکزیہ میں بطور نائب قائد اشاعت خدمت کرنے کا موقع ملا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے ۲۵ جون ۱۹۵۳ء میں تاریخ احمدیت کی تدوین کی ذمہ داری آپ کے سپرد فرمائی۔ جس کو آپ نے کما حقہ نبھایا چنانچہ تاریخ احمدیت کی ۲۰ جلدیں اب تک شائع ہوچکی ہیں۔ آپ خدا تعالیٰ کے فضل سے ۴۰ سے زائد کتب کے مصنف بھی تھے۔ ۱۹۷۴ء میں جو وفد پاکستان قومی اسمبلی میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کی سربراہی میں گیا تھا۔ اس میں بھی شامل ہونے کی سعادت پائی۔ آپ کو ۱۹۹۰ء میں ایک ماہ تک اسیر راہِ مولیٰ ہونے کا بھی شرف حاصل ہوا۔ آپ کے کارناموں کی فہرست بہت طویل ہے۔ آپ کو چار خلفاء احمدیت کے زیرسایہ عظیم الشان خدمات بجالانے کی توفیق ملی۔ خاکسار جماعت احمدیہ انگلستان کی طرف سے حضرت مولانا صاحب کی وفات پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے حضرت مولانا صاحب کے بیٹے عزیزم ڈاکٹر سلطان احمد مبشر صاحب، بیٹیوں اور دیگر عزیزان سے دِلی تعزیت کا اظہار کرتا ہے۔ اور دُعا گو ہے کہ خدا تعالیٰ مولوی صاحب مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور ان کے اوصاف آپ کی اولاد میں بھی جاری رکھے اور آپ سب کا حافظ و ناصر ہو۔ (آمین)

(رفیق احمد حیات امیر جماعت احمدیہ یوکے و ممبران مجلس عاملہ یوکے)

وصایا :: منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

وصیت نمبر:18401 مَیں غلام مصطفیٰ ولد مکرم مومن شیخ صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 39 سال تاریخ بیعت 2000ء ساکن جے کرشن پور ڈاکخانہ جے کرشن پور ضلع بیربھوم صوبہ بنگال بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 10.2.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد غیر منقولہ: کچا مکان 5 کٹھہ پر مشتمل ہے جس کی موجودہ قیمت -/40,000 روپے ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/3380 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: سلطان احمد ظفر   العبد: غلام مصطفیٰ   گواہ: محمد سیف الدین مبلغ سلسلہ

وصیت نمبر:18402 مَیں وسیم احمد ولد مکرم عبد العظیم صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 25 سال پیدائشی احمدی ساکن امام نگر ڈاکخانہ منگل ڈہی ضلع بیربھوم صوبہ بنگال بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 10.2.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/3554 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: فضل سلطان احمد ظفر   العبد: وسیم احمد   گواہ: محمد سیف الدین مبلغ سلسلہ

وصیت نمبر:18403 مَیں عبد القادر شیخ ولد مکرم عبد الواجد شیخ صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ لوکل معلم عمر 55 سال تاریخ بیعت 1994ء ساکن شیر گرام ڈاکخانہ کوگرام ضلع بیربھوم صوبہ بنگال بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 10.2.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: سلطان احمد ظفر   العبد: عبد القادر شیخ   گواہ: محمد سیف الدین مبلغ سلسلہ

وصیت نمبر:18404 مَیں محمد علاؤ الدین شیخ ولد مکرم محمد سلیم شیخ صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 45 سال تاریخ بیعت 2000 ساکن خضر پور ڈاکخانہ شردھا ضلع بیربھوم صوبہ بنگال بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 10.2.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ ابھی جائیداد تقسیم نہیں ہوئی والدین حیات ہیں البتہ میرا رہائشی مکان ڈیڑھ کٹھہ زمین پر عام اینٹ کا بنا ہے جس کی موجودہ قیمت اندازاً 50,000 روپے ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/3380 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: سلطان احمد ظفر   العبد: محمد علاؤ الدین   گواہ: محمد سیف الدین مبلغ سلسلہ

وصیت نمبر:18405 مَیں رشید احمد خان ولد مکرم عبد المجید عالم قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 34 سال تاریخ بیعت 1998ء ساکن سنگی ماری ڈاکخانہ سنگی ماری ضلع جلپائی گوڑی صوبہ بنگال بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 19.2.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد غیر منقولہ: والدین کا مکان اور زمین 99 ڈسمل ہے ہم چار بھائی اور ایک بہن ہیں آبائی جائیداد کا جو حصہ مجھے ملے گا اس کی اطلاع دفتر ہذا کو دی جائے گی۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/3844 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ابوطاہر منڈل   العبد: رشید احمد خان   گواہ: سلطان احمد ظفر

وصیت نمبر:18406 مَیں بزل الرحمٰن ولد مکرم انصار الدین صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ معلم عمر 46 سال تاریخ بیعت 7.8.86 ساکن چھے راماری ڈاکخانہ پٹاکاماری ضلع کودم بہار صوبہ بنگال بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 19.2.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد غیر منقولہ: چار بیگھا زمین میں مکان بھی شامل ہے قیمت 2 لاکھ 50 ہزار روپے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/3984 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: شیخ محمد علی   العبد: بزل الرحمٰن   گواہ: امین الرحمٰن

وصیت نمبر:18407 مَیں محمد اکبر علی ولد مکرم محمد غازی الرحمٰن صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت معلم عمر 36 سال تاریخ بیعت 1997 ساکن ایشرا ڈاکخانہ کھاڑا ضلع بیربھوم صوبہ بنگال بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 10.2.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد غیر منقولہ: دو کٹھہ زمین پر رہائش کیلئے جھونپڑی بنی ہے قیمت 4000 روپے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/3380 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: سلطان احمد ظفر   العبد: محمد اکبر علی   گواہ: محمد سیف الدین مبلغ سلسلہ

وصیت نمبر:18408 مَیں سیف الدین شیخ ولد مکرم مبارک شیخ مرحوم صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت معلم عمر 44 سال تاریخ بیعت 1997 ساکن خانپور ڈاکخانہ خانپور ضلع بیربھوم صوبہ بنگال بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 10.2.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد غیر منقولہ: ایک کٹھہ زمین پر ذاتی مکان بنا ہوا ہے جس کی مالیت 13000 روپے ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/3380 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: سلطان احمد ظفر   العبد: قاری سیف الدین شیخ   گواہ: محمد سیف الدین مبلغ سلسلہ

وصیت نمبر:18409 مَیں منعمہ خاتون زوجہ مکرم غلام کبریا صاحب مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 50 سال تاریخ بیعت 1971 ساکن نلہٹی ڈاکخانہ نلہٹی ضلع بیربھوم صوبہ بنگال بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 11.2.08 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد غیر منقولہ: ایک بیگھہ زمین جو والد صاحب سے ترکہ میں ملی جس کی قیمت -/40000 روپے ہے۔ میرا گزارہ آمد از پنشن ماہانہ -/2700 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: سلطان احمد ظفر   الامۃ: منعمہ خاتون   گواہ: محمد سیف الدین مبلغ سلسلہ

وصیت نمبر:18410 مَیں رابعہ سیف زوجہ مکرم محمد سیف الدین صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 35 سال پیدائشی احمدی ساکن ہوگلہ ڈاکخانہ چاند پالہ ضلع 24 پرگنہ صوبہ بنگال بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 10.2.08 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد غیر منقولہ: کوئی نہیں البتہ ایک طلائی چین وزن 4 گرام، ناک کا پھول نصف گرام، حق مہر بذمہ شوہر 6000 روپے۔ میرا گزارہ آمد از خورونوش ماہانہ -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: سلطان احمد ظفر   الامۃ: رابعہ سیف   گواہ: محمد سیف الدین

وصیت نمبر:18411 مَیں زاہدہ بی بی زوجہ مکرم محمد ابوسفیان صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 40 سال تاریخ بیعت 1987ء ساکن نلہٹی ڈاکخانہ نلہٹی ضلع بیربھوم صوبہ بنگال بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 11.2.08 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ ابھی ترکہ تقسیم نہیں ہوا۔ والدین حیات ہیں۔ البتہ کان کی بالیاں ایک جوڑی وزن 5 گرام، حق مہر 2000 روپے ہے۔ میرا گزارہ آمد از خورونوش ماہانہ -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: سلطان احمد ظفر   الامۃ: زاہدہ بی بی   گواہ: محمد ابوسفیان

وصیت نمبر:18412 مَیں محمد ابوسفیان ولد مکرم محمد اسحاق شیخ صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 50 سال تاریخ بیعت 1987 ساکن نلہٹی ڈاکخانہ نلہٹی ضلع بیربھوم صوبہ بنگال بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 11.2.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد غیر منقولہ: چار کٹھہ زمین جس کی مالیت 260000 روپے ہے۔ والدین حیات ہیں انکی جائیداد تقسیم نہیں ہوئی۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/3728 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی

2 Bed Rooms Flat

Independant House, All Facilities Available

Attach Toilet/ Bath Rooms/ Kitchen/ Drawing Hall

Area Statement (In Sft.) Ground Floor-936, First Floor-936

at Qadian Near Jalsa Gah

Contact : **Deco Builders**

Shop No, 16, EMR Complex

Opp.Ramakrishna Studio, Nacharam

Hyderabad-76, (A.P.) INDIA

Ph. 040-27172202

Mob: 09849128919

09848209333

09849051866

09290657807

جائے۔ گواہ: سلطان احمد ظفر العبد: محمد ابوسفیان گواہ: محمد سیف الدین مبلغ سلسلہ

وصیت نمبر:18413 مَیں محمد تاج الدین ولد مکرم محمد ابوسفیان صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 24 سال پیدائشی احمدی ساکن نلہٹی ڈاکخانہ نلہٹی ضلع بیربھوم صوبہ بنگال بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 11.2.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہانہ -/2000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: سلطان احمد ظفر العبد: محمد تاج الدین گواہ: محمد سیف الدین مبلغ سلسلہ

وصیت نمبر:18414 مَیں سہراب ملک ولد مکرم حسین ملک مرحوم صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ زراعت عمر 55 سال تاریخ بیعت 1997 ساکن جوبنی ڈاکخانہ گھوس گرام ضلع بیربھوم صوبہ بنگال بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 10.2.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد غیر منقولہ: ایک بیگھہ زرعی زمین ہے جس کی قیمت 70,000 روپے ہے زمین سے سالانہ آمد 1500 روپے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: سلطان احمد ظفر العبد: سہراب ملک گواہ: محمد سیف الدین مبلغ سلسلہ

وصیت نمبر:18415 مَیں حافظ علاؤالدین ولد مکرم محمد اللہ رکھا صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 36 سال تاریخ بیعت 1999ء ساکن بارسور ڈاکخانہ سلطانپور ضلع بیربھوم صوبہ بنگال بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 8.2.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد غیر منقولہ: میرا ذاتی مکان تین کٹھہ پر مشتمل ہے جس کی قیمت 150000 روپے ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/3106 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: سلطان احمد ظفر العبد: حافظ علاؤالدین گواہ: محمد تجمل حسین

دُعائے مغفرت

مورخہ ۹ مئی ۲۰۰۹ء کو تھوڑے ہی دنوں کی علالت کے بعد اس دار فانی سے کوچ کر گئے۔ انا اللہ وانا الیہ راجعون۔ آپ کی ۶۶ برس عمر تھی۔ محترم موصوف محکمہ مال کے ایک قابل ترین وجود مانے جاتے تھے اور ریاست بھر میں محکمہ مال میں ان کی قابلیت کو مانا جاتا ہے۔ ۱۹۷۰۔۱۹۷۱ء میں بیت اللہ کا حج بھی ادا کیا تھا۔ اس وقت وہ آل انڈیا سیکورٹی کونسل جموں کے چیئرمین کے عہدے پر فائز تھے۔ اور سینئر کانگریس لیڈر بھی تھے۔

اُن کی وفات کی خبر یہاں کے دو بڑے اخباروں نے بھی شائع کی۔ آپ سماج کے غریب طبقہ کے دوست ہمدرد اور رہنما بھی تھے۔ ساری عمر انہوں نے سماج کے غریب طبقہ کی خدمت کی۔ ان کی سیرت کے کئی پہلو بہت ہی نمایاں تھے۔ ایک نڈر احمدی، بردبار انسان، جرأت مند انسانیت دوست اور خلق اللہ کی نفع رسائی میں ہمیشہ مصروف رہتے تھے۔ ہمیشہ سچ اُن کی وفات اُن غریب لوگوں کیلئے باعث تشویش ہوئی جو سماج میں ایک غریب طبقہ مانا جاتا ہے وہ ہمیشہ ایسے لوگوں کیلئے باعث راحت ورحمت تھے خواہ وہ عام مسلمان تھے یا غیر مسلم تھے۔ آپ کی آخری آرام گاہ بھی ایسے مقام پر بنی جہاں پر سیدنا حضرت اقدس مسیح موعودؑ کے دو صحابہ قاضی محمد اکبرؓ اور اُن کے بیٹے میاں فضل الدینؓ کے مزار ہیں اور جماعت احمدیہ چارکوٹ کی وہ تاریخی مسجد ہے جہاں پر صحابہ حضرت مسیح موعودؑ نے عبادات بجالائیں اور جس کی تعمیر نو سیدنا حضرت مولوی محمد حسین صاحبؓ صحابی حضرت مسیح موعودؑ نے کی۔

آپ نے اپنی اولاد کی اعلیٰ تعلیم وتربیت کی اور ان کو تعلیم کی اعلیٰ منازل تک پہنچا دیا۔ اللہ کے فضل سے آپ کے ۷ بیٹے اور ۵ بیٹیاں ہیں۔ ساری عمر درویشی کی زندگی بسر کی خاکسار کے ساتھ چھ ماہ پہلے آپ کی یہاں کے ممبر پارلیمنٹ سابق چیف منسٹر جموں کشمیر ڈاکٹر فاروق عبداللہ صاحب کے ساتھ Appointment ہوئی جو کہ موجودہ چیف منسٹر جموں کشمیر محترم عمر عبداللہ صاحب کے والد صاحب ہیں۔ اُن کو انہوں نے اپنی میٹنگ کے دوران جماعت کی اُن خدمات کا تذکرہ کیا جو کہ سیدنا حضرت مصلح موعودؓ نے مسلم کانفرنس اور موجودہ نیشنل کانفرنس ہے کی بنیادی اینٹ رکھنے کی وجہ بنی کو وسعت دیا، کشمیر کمیٹی جو کہ مسلم کانفرنس تھی اس کے صدر مقرر ہوئے اور کشمیریوں کے حقوق کے تئیں اُس زمانے میں جو خدمات بجالائیں ان کا تفصیل سے تذکرہ کیا۔ وہ ہمیشہ جماعت کی تبلیغ کرتے رہتے تھے اور کسی اعلیٰ یا ادنیٰ کی کبھی بھی پروانہ کرتے تھے۔ وہ ایک ذکی ذی شعور انسان تھے اُن کی لیاقت کے یہاں سب قائل ہیں۔ مولیٰ کریم ان کی مغفرت فرمائے۔ ان کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ ان کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے۔

(مختار احمد محمود بھٹی۔ زونل سیکرٹری تبلیغ وقائد مجلس بڑھانوں۔ جموں)

بقیہ خلاصہ خطبہ جمعہ از صفحہ 16

بقیہ خلاصہ خطبہ جمعہ از صفحہ 16

جس تعلیم کا علم ہے، اتنا ہی عمل کرلیں بلکہ مراد اس کو حاصل کرنے کی کوشش کرنا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔ اَلْخَیْرُ کُلُّہٗ فِی الْقُرْآنِ یعنی ہر قسم کی بھلائیاں قرآن کریم میں ہیں۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کو خوش الحانی سے پڑھنے کا ارشاد فرمایا ہے۔ وَرَتِّلِ الْقُرْآنَ تَرْتِیْلًا یعنی قرآن مجید کو خوش الحانی سے پڑھا کرو۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص قرآن کریم کو خوش الحانی سے نہیں پڑھتا وہ ہم میں سے نہیں۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ خوش الحانی سے قرآن کریم پڑھنا بھی عبادت ہے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَاذْکُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰہِ عَلَیْکُمْ وَمَآ اَنْزَلَ عَلَیْکُمْ مِّنَ الْکِتٰبِ وَالْحِکْمَۃِ یَعِظُکُمْ بِہٖ وَاتَّقُوا اللّٰہَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰہَ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ ۔ (سورۃ بقرہ آیت ۲۳۲)

ترجمہ:۔ اور اللہ کی اس نعمت کو یاد کرو جو تم پر کی ہے اور جو اس نے تم پر کتاب اور حکمت میں سے اُتارا، وہ اس کے ساتھ تمہیں نصیحت کرتا ہے۔ اور اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور جان لو کہ اللہ ہر چیز کا خوب علم رکھتا ہے۔

فرمایا: اللہ نے جو احکامات قرآن کریم میں بیان فرمائے ہیں، وہ سب نعمت ہیں۔ جب تک تم ان کو پڑھو گے نہیں تب تک ان نعمتوں کو حاصل نہیں کرسکتے۔ پس قرآن کریم پڑھنا اور نصیحت حاصل کرنا ضروری ہے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے۔ کِتٰبٌ اَنْزَلْنٰہُ اِلَیْکَ مُبٰرَکٌ لِّیَدَّبَّرُوْٓا اٰیٰتِہٖ وَلِیَتَذَکَّرَ اُوْلُوا الْاَلْبَابِ۔

(سورۃ صٓ آیت ۳۰)

ترجمہ: عظیم کتاب جسے ہم نے تیری طرف نازل کیا، برکت دی گئی ہے تا کہ یہ (لوگ) اس کی آیات پر تدبر کریں اور تا کہ عقل والے نصیحت پکڑیں۔ اسی طرح فرمایا:۔

وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَہٗ وَاَنْصِتُوْا لَعَلَّکُمْ تُرْحَمُوْنَ۔

(سورہ اعراف ۲۰۵)

ترجمہ: اور جب قرآن پڑھا جائے تو اسے غور سے سنو اور خاموش رہو تا کہ تم پر رحم کیا جائے۔

فرمایا: پس یہ احترام ہے جو ہر احمدی کو اپنے اندر پیدا کرنا چاہئے اور اپنی اولادوں میں بھی اس کی اہمیت واضح کر دینی چاہئے۔ بعض لوگ بے احتیاطی کرتے ہیں اور تلاوت کے وقت باتوں میں مشغول رہتے ہیں۔ اگر ٹی وی میں بھی تلاوت آرہی ہو اور باتیں کرنا زیادہ ضروری ہو تو ٹی وی بند کردینا چاہئے۔

اسی طرح فرمایا:

فَاسْتَقِمْ کَمَآ اُمِرْتَ وَمَنْ تَابَ مَعَکَ وَلَا تَطْغَوْا اِنَّہٗ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرٌ۔ (سورۃ ھود: ۱۱۳)

ترجمہ: پس جیسے تجھے حکم دیا جاتا ہے (اس پر) مضبوطی سے قائم ہوجا اور وہ بھی (قائم ہوجائیں) جنہوں نے تیرے ساتھ توبہ کی ہے۔ اور حد سے نہ بڑھو۔ یقیناً وہ اس پر جو تم کرتے ہو گہری نظر رکھنے والا ہے۔

فرمایا یہ حکم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے نہیں ہے کیونکہ آپؐ تو بہرحال ہی اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کرنے والے تھے۔ یہاں ماننے والوں کو حکم ہے اور فرمایا کہ تمام احکامات پر مضبوطی سے عمل کرو اور سرکشی نہ کرو۔ اسی طرح فرمایا:۔

وَھٰذَا کِتٰبٌ اَنْزَلْنٰہُ مُبٰرَکٌ فَاتَّبِعُوْہُ وَاتَّقُوْا لَعَلَّکُمْ تُرْحَمُوْنَ۔

(سورۃ الانعام: ۱۵۶)

ترجمہ: اور یہ بہت مبارک کتاب ہے جسے ہم نے اُتارا ہے۔ پس اس کی پیروی کرو اور تقویٰ اختیار کرو تا کہ تم رحم کئے جاؤ۔

فرمایا: پس یہ خوبصورت تعلیم ہے جو معاشرے کا حُسن بڑھاتی ہے۔ فرمایا: ایک دوسرے کو سلامتی کا پیغام بھیجتے رہو گے تو آپس میں دوریاں اور رنجشیں خود بخود ختم ہو جائیں گی۔ پس ہر احمدی کو قرآن کریم پڑھنے اور سمجھنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ یہ ایسی عظیم کتاب ہے کہ کوئی ایسا پہلو نہیں جس کا اس نے احاطہ نہ کیا ہو۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کو پڑھنے سمجھنے اور اپنی نسلوں کو قرآن کریم کی خوبصورت تعلیم کی طرف توجہ دلانے کی توفیق عطا فرمائے۔

☆☆☆

کیا آپ نے ھدیہ بدر ادا کردیا ھے......؟

اپنا بدر جاری رکھنے کیلئے جلد از جلد بقایا رقم دفتر ہذا کو ارسال کریں (مینیجر بدر)

نونیت جیولرز

NAVNEET JEWELLERS

Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments

الیس اللّٰہ بکافٍ عبدہ، کی دیدہ زیب انگوٹھیاں اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص

خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز

الیس اللہ بکاف عبدہ

Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

EDITOR
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel. Fax: (0091) 1872-220757
Tel. Fax: (0091) 1872-221702
Tel : (0091) 1872-220814
badrqadian@rediffmail.com

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ بدر قادیان

Weekly BADR Qadian
Qadian - 143516 Dt. Gurdaspur (Pb.) INDIA

Vol. 58 | Thursday | 10th Sep. 2009 | Issue No. 37

SUBSCRIPTION
ANNUAL : Rs. 350/-
By Air : 35 Pounds Or 60 U.S. $
: 40 Euro
: 65 Canadian Dollar

رمضان المبارک کو قرآن کریم سے ایک خاص نسبت ہے اس مہینہ میں قرآن کریم جیسی عظیم کتاب اُتاری گئی

ہر احمدی کو قرآن کریم پڑھنے اور سمجھنے کی کوشش کرنی چاہئے، یہ ایسی عظیم کتاب ہے کہ کوئی ایسا پہلو نہیں جس کا اس نے احاطہ نہ کیا ہو

آیت شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْ اُنْزِلَ فِیْهِ الْقُرْاٰنُ کے حوالہ سے قرآن مجید کی تلاوت، غور و فکر اور اس کی تعلیمات پر عمل کرنے کی خصوصی تاکید

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت اقدس امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ ۳؍ستمبر ۲۰۰۹ء بمقام مسجد بیت الفتوح لندن۔

تشہد تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد سیدنا حضرت اقدس امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آیت قرآنی شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْ اُنْزِلَ فِیْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًی لِّلنَّاسِ وَبَیِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰی وَ الْفُرْقَانِ ۚ فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْیَصُمْهُ ۔

(سورۃ البقرہ آیت نمبر ۱۸۶)

کی تلاوت فرمائی ترجمہ: رمضان کا مہینہ وہ مہینہ ہے جس میں قرآن انسانوں کے لئے ایک عظیم ہدایت کے طور پر اتارا گیا اور ایسے کھلے نشانات کے طور پر جن میں ہدایت کی تفصیل اور حق و باطل میں فرق کر دینے والے امور ہیں۔ پس جو بھی تم میں سے اس مہینے کو دیکھے تو اس کے روزے رکھے۔

پھر فرمایا رمضان المبارک کو قرآن کریم سے ایک خاص نسبت ہے جیسا کہ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ رمضان کے مہینے کے روزے یونہی مقرر نہیں کر دیئے گئے بلکہ اس مہینہ میں قرآن جیسی عظیم کتاب نازل فرمائی گئی ہے جس کی وجہ سے یہ روزے اور خصوصی عبادات اس مہینے میں مقرر فرمائی گئی ہیں۔ چنانچہ حدیث میں آتا ہے کہ رمضان کے مبارک مہینے میں حضرت جبرائیل علیہ السلام آنحضرت ﷺ کو قرآن مجید کی دہرائی کرواتے تھے۔ پس اس لحاظ سے اس مہینے کی اہمیت بڑھ جاتی ہے کہ خدا تعالیٰ نے اپنی آخری اور کامل شریعت کو اس مہینہ میں نازل فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے کا حکم دیا ہے کہ صرف روزے رکھنا اور عبادت کرنا ہی کافی نہیں ہے بلکہ اس مہینے میں قرآن مجید کی طرف تمہاری توجہ ہونی چاہئے اس کے پڑھنے کی طرف تمہاری توجہ ہونی چاہئے تا کہ تم کو خدا کا قرب اور دعاؤں کا اسلوب حاصل ہو۔ تمہیں اس ماہ میں قرآن مجید کے پڑھنے اور سمجھنے کی طرف خصوصی توجہ کرنی چاہئے۔

حدیث میں آتا ہے کہ حضرت جبریل علیہ السلام رمضان کے مہینے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ہر سال ایک بار قرآن کریم کی دہرائی کرواتے تھے اور آخری سال یہ دہرائی دو مرتبہ کروائی گئی۔ اس سے یہ سنّت معلوم ہوتی ہے کہ ہمیں بھی رمضان کے مہینے میں کم از کم دو مرتبہ قرآن مجید کا دور مکمل کرنا چاہئے۔ اور اگر دو مرتبہ نہیں تو کم از کم ایک مرتبہ تو ضرور مکمل کرنا چاہئے۔ پھر اس ماہ میں درس و تدریس کا انتظام ہوتا ہے۔ درس القرآن کی CD وغیرہ بھی موجود ہیں ان سے بھی استفادہ کیا جا سکتا ہے۔ اور پھر رمضان کے علاوہ تمام سال قرآن مجید کی تلاوت اور اس کے معانی کو سمجھنے اور عمل کرنے اور عمل کے اعلیٰ سے اعلیٰ معیار حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ اگر صرف یہی سنتے رہیں کہ تقویٰ پر چلو اور اعمال صالحہ بجالاؤ اور پتہ نہ ہو کہ تقویٰ کسے کہتے ہیں اور اعمال صالحہ کیا ہوتے ہیں۔ تو دیکھا دیکھی تو کام ہو رہا ہوگا مگر اس کی اصل روح کا پتہ نہیں ہوگا۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

اَلَّذِیْنَ اٰتَیْنٰهُمُ الْكِتٰبَ یَتْلُوْنَهٗ حَقَّ تِلَاوَتِهٖ اُولٰٓئِكَ یُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَمَنْ یَّكْفُرْبِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ۔

(سورۃ البقرہ: ۱۲۲)

ترجمہ:۔ وہ لوگ جن کو ہم نے کتاب دی درآنحالیکہ وہ اس کی ویسی ہی تلاوت کرتے ہیں جیسا کہ اس کی تلاوت کا حق ہے۔ یہی وہ لوگ ہیں جو (درحقیقت) اس پر ایمان لاتے ہیں۔ اور جو کوئی بھی اس کا انکار کرے پس وہی ہیں جو گھاٹا پانے والے ہیں۔

فرمایا: اس سے مراد یہ ہے کہ وہ غور سے بھی پڑھتے ہیں اور باقاعدگی سے پڑھتے ہیں اور اس پر عمل کرنے کی بھی کوشش کرتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

اور تمہارے لئے ایک ضروری تعلیم یہ ہے کہ قرآن شریف کو مہجور کی طرح نہ چھوڑ دو۔ کہ تمہاری اسی میں زندگی ہے۔ جو لوگ قرآن کو عزت دیں گے وہ آسمان پر عزت پائیں گے۔ جو لوگ ہر ایک حدیث اور ہر ایک قول پر قرآن کو مقدم رکھیں گے، اُن کو آسمان پر مقدم رکھا جائے گا۔ نوع انسان کیلئے روئے زمین پر اب کوئی کتاب نہیں مگر قرآن اور تمام آدم زادوں کے لئے اب کوئی رسول اور شفیع نہیں۔ مگر محمد مصطفیٰ ﷺ۔ سو تم کوشش کرو کہ سچی محبت اس جاہ و جلال کے نبی کے ساتھ رکھو اور اس کے غیر کو اس پر کسی نوع کی بڑائی مت دو۔ تا آسمان پر تم نجات یافتہ لکھے جاؤ اور یاد رکھو کہ نجات وہ چیز نہیں جو مرنے کے بعد ظاہر ہوگی بلکہ حقیقی نجات وہ ہے کہ اسی دنیا میں اپنی روشنی دکھلاتی ہے۔ نجات یافتہ کون ہے؟ وہ جو یقین رکھتا ہے جو خدا سچ ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس میں اور تمام مخلوق میں درمیانی شفیع ہے اور آسمان کے نیچے نہ اس کے ہم مرتبہ کوئی اور رسول ہے۔ اور نہ قرآن کے ہم مرتبہ کوئی اور کتاب ہے۔

فرمایا: پس یہ ہماری خوش قسمتی ہے کہ ہم نے اس مسیح محمدی کی جماعت میں شامل ہو کر اللہ تعالیٰ کی کامل شریعت کو سمجھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام خاتمیت نبوت کا ادراک حاصل کیا جبکہ دوسرے مسلمان اس سے محروم ہیں پس یہ اعزاز ایک تو ہمیں دوسروں سے منفرد کرتا ہے اور دوسرے اس امر کی طرف توجہ دلاتا ہے کہ ہم اس کی تعلیم کو سمجھیں اور اس کی حقیقت کو جانیں اور اس کی حقیقی عزت کو اپنے دلوں میں قائم کریں بلکہ اس کا اظہار ہمارے ہر قول و فعل سے ہو اور اگر ایسا نہیں تو پھر یہ قرآن مجید کو مہجور کی طرح چھوڑ دینے والی بات ہے اور یہ وہ بات ہے جو اللہ تعالیٰ نے پیشگوئی کی صورت میں قرآن مجید میں بیان فرمائی ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے۔

وَقَالَ الرَّسُوْلُ یٰرَبِّ اِنَّ قَوْمِی اتَّخَذُوْا هٰذَا الْقُرْاٰنَ مَهْجُوْرًا۔ (الفرقان ۳۱)

ترجمہ: اور رسول کہے گا اے میرے ربّ! یقیناً میری قوم نے اس قرآن کو متروک کر دیا ہے۔

فرمایا: یعنی رسول کہے گا اے میرے رب! یقیناً میری قوم نے اس قرآن کو متروک کر چھوڑا ہے فرمایا: لوگ پڑھتے تو ہیں مگر عمل کوئی نہیں ہے۔ پس بڑے ہی خوف کا مقام ہے، ہر ایک کے لئے لمحہ فکریہ ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم کو توفیق عطا فرمائے کہ ہم زمانے کے امام کی بیان فرمودہ قرآن مجید کی اس خوبصورت تفسیر کے مطابق زندگیاں گزاریں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔ یاد رکھو قرآن کریم تمام برکات کا سرچشمہ اور نجات کا ذریعہ ہے۔ فرماتے ہیں آج مسلمانوں نے قرآن مجید کو چھوڑ دیا ہے اور اس کی تعلیم سے روگردانی اختیار کی ہے اس لئے احمدیوں کا فرض ہے کہ قرآن مجید کی یہ حقیقی تعلیم جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس زمانہ میں الہام الٰہی کی روشنی میں پیش فرمائی ہے اس کو دنیا تک پہنچانے کی کوشش کریں۔ قرآن کریم کی تفسیر کوئی عالم خود نہیں کر سکتا جب تک کہ خدا اس کو وہ اسلوب نہ سکھلائے۔

حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے بصیرت افروز خطاب کو جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ اب میں بعض آیات کے حصے پیش کرتا ہوں جس سے ثابت ہوگا کہ کس خوبصورت طریق سے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کے احکامات بیان فرمائے ہیں۔ سب سے پہلے یہ ہے کہ قرآن کریم پڑھنے کے آداب کیا ہیں چنانچہ فرمایا: فَاِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔ (النحل: ۹۹) کہ جب تو قرآن پڑھے تو دھتکارے ہوئے شیطان سے اللہ کی پناہ مانگ۔ اسی طرح نماز میں قرآن مجید پڑھنے اور خاص طور پر نماز تہجد میں قرآن مجید پڑھنے کے متعلق فرماتا ہے۔

وَاللّٰهُ یُقَدِّرُ الَّیْلَ وَالنَّهَارَ عَلِمَ اَنْ لَّنْ تُحْصُوْهُ فَتَابَ عَلَیْكُمْ فَاقْرَءُوْا مَا تَیَسَّرَ مِنَ الْقُرْاٰنِ عَلِمَ اَنْ سَیَكُوْنُ مِنْكُمْ مَّرْضٰی وَاٰخَرُوْنَ یَضْرِبُوْنَ فِی الْاَرْضِ یَبْتَغُوْنَ مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ۔

(سورۃ المزمل: ۲۱)

ترجمہ:۔ اور اللہ رات اور دن کو گھٹاتا بڑھاتا رہتا ہے اور وہ جانتا ہے کہ تم ہرگز اس (طریق) کو نبھا نہیں سکو گے۔ پس وہ تم پر عفو کے ساتھ جھک گیا ہے۔ پس قرآن میں سے جتنا میسر ہو پڑھ لیا کرو۔ وہ جانتا ہے کہ تم میں سے مریض بھی ہوں گے اور دوسرے بھی جو زمین میں اللہ کا فضل چاہتے ہوئے سفر کرتے ہیں۔

فرمایا: اس آیت کے پہلے حصہ میں تہجد کے نوافل کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس میں قرآن کا حصہ جو یاد ہو پڑھو اس کے علاوہ بھی جتنا غور کر کے پڑھ سکتے ہو پڑھو۔ فرمایا: جتنا میسر ہے اس کا یہ مطلب نہیں کہ جو یاد ہے پڑھ لیا اور

بقیہ خلاصہ خطبہ جمعہ صفحہ 15 پر ملاحظہ فرمائیں